بعونہ تعالےٰ

حالات تانتیا بھیل

مترجمہ

جناب منشی شرف الدین احمد خان صاحب ہیڈ مولوی

سٹی اینگلو ورنیکولر اسکول الہ آباد

مصنف خیالات و مولف سرگذشت بوعلی سینا

باہتمام بندہ بارگاہ احد جلال الدین احمد عفی اللہ عنہ

مطبع انوار احمدی الہ آباد میں چھپی

دیباچہ مترجم

بابوجی نے اپنے دیباچہ مین تانتیا کی مدح سرائی ایسی خوش
عقیدتی ۔ فخر ونازا ور ارادتمندی اور شد ومد سے کی ہے کہ مجھے اپنے
دیباچہ مین اوسکی طاقت یا چالاکی کا ذکر کرنا غیر ضروری ہے ہندوستانیون
پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ لوگ مجرمون اور بدمعاشون کے ساتھہ
ہمدردی کرتے ہین اسکا ثبوت بابوجی کی کتاب سے ظاہر ہے ۔ ترجمہ
کرنے سے میری غرض بھی یہی تھی کہ اپنے ہموطنون پر ظاہر کردون کہ
ملک مین کچھ کچھ ایسا مادہ پیدا ہوگیا ہے کہ تانتیا ایسے ضرر رسان اور
غارتگر باغی کی سرزنش کے لئے گورنمنٹ کیطرف سے جو کوششین ہوتی
ہین اونکو ظلم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور بجاے احسانمندی
اور شکرگذاری کے رعایا کے دلمین گورنمنٹ کی بے وقعتی ثابت کرنے کی کوشش
کیجاتی ہے ۔ ہمارے ملک والونکو چاہئے کہ ایسی جماعت کی تقریر وتحریر کو
بلا سمجھے بوجھے ہرگز نہ مان لین ۔ گورنمنٹ انگریزی نے جیسا امن ہمارے لئے
مہیا کردیا ہے شکرگذاری کے ساتھہ اوسکی قدردانی کرین اور وفادار رعایا بنکر تانتیا ایسے
باغیون کی گرفتاری مین سرکار کو مدد دین ۔

شرف الدین احمد

الہ آباد ۔ یکم [illegible] ۱۸۹۹ع

دیباچہ

ہم اس رسالہ کو اس غرض سے ہدیہ ناظرین کرتے ہین کہ اونکو ایک ایسے غیر معمولی شخص کے حالات زندگی سے واقفیت حاصل ہو جو سلطنت انگریزی کو چودہ برس تک برابر تکلیفین دیتا رہا یعنی ہم **تانتیا بھیل** کا حال لکھنا چاہتے ہین - یہ وسط ہند کے ڈاکوون کا وہی سردار ہے جس سے اوس طبقہ کا ہر آدمی واقف ہے اور جس مین ہر قسم کی انسانی برائیان موجود ہونا سمجھی جاسکتی ہین لیکن پھر بھی ہم اوسکو ایک قابل نفرت باغی نہین کہہ سکتے **تانتیا** نے اپنے ملک والون کے دلون مین جو ہمدردی چندسال گذرے پیدا کردی تھی اوسکا اثر کچھ نہ کچھ اب تک باقی ہے - سچ تو یہ ہے کہ اوسکے چال چلن مین بعض ایسے اعلیٰ درجہ کی انسانی نیکیان ملی ہوئی تھین کہ ہم جب اوسکا خیال کرتے ہین تو فخر ونازپیدا ہوتا ہے اگرچہ اوسنے اپنی ایسی طرز زندگی اوایل عمر ہی مین شروع کردی تہی تاہم ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ وہ نہایت زیادہ فیاض اور رقیق القلب تہا جب اوسکو کاشتکاری کا صلح کل پیشہ مجبوراً چہوڑنا پڑا تو اوسنے ڈاکوون کی سرداری اختیار کی تاکہ اپنے دشمنون سے اور سرکاری پولس افسران سے جو اوسکے دشمنون سے بدلہ لینے مین سدراہ ہوتے تھے انتقام

لے۔ بہت سے بدمعاش اوسکے ساتھہ ہوگئے اور چونکہ یہ لوگ جنگلون
کے نہایت ہی سخت دشوار گذار مقامات سے کامل طور پر واقف تھے
ان لوگون نے وہین رہنا شروع کیا اور پولس والون کی تفتیش و کوشش
ہمیشہ بیکار ہوتی رہین اپنے اس وحشیانہ پیشہ مین **تانتیا** ہمیشہ یہی
سمجھتا رہا کہ ہر طرح سے محفوظ ہون اور مجکو کوئی گزند نہین پہونچا سکتا اس
خیال کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ غیر معمولی طور سے مضبوط۔ قوی۔ تیز۔ پھرتیلا
چست اور چالاک تھا۔ اور چونکہ ظاہری ترک و احتشام کا اوسکو شوق
نہ تھا اسوجہ سے عموماً بھیل اور غربا اوسکو پسند کرتے تھے اور یہی بڑی
وجہ تھی کہ جس حصہ ملک مین وہ تھا اوسکی حالت اور صورت بوجہ جنگلون
اور پہاڑون کے ایسی تھی کہ اوسکے گرفتار کرنے والون کی تمام کوششین
فضول ہوتی تہین۔ یہ جو تین وجہین ہم نے بیان کی ہین ان مین سے
ہر ایک وجہ **تانتیا** کو ہندوستان کے ٹھیک بیچ مین لوٹ مار کرنے
کے لئے بے انتہا مدد پہونچاتی تہی اور خاصکر افسران سرکار انگریزی
کی بے مثل تفتیشون اور کوششون کے مقابلہ مین۔ اوسکا قاعدہ تھا کہ
جنگلون سے نکلتا اور دیہاتون پر سخت خوفناک حملے کرتا اور پھر وہین
جنگلون مین چلا جاتا اور پولس پیچھے پیچھے رہتی لیکن اکثر وہ ناکام واپس
آتی سراغرسان افسرون کی بُو اوسکو دور ہی سے پہونچ جاتی اور اپنی
تیز رفتاری اور سرعت سے وہ چلدیتا کہ تعاقب کرنے والے حیرت
مین پڑ جاتے تھے۔ تمام بھیل کی قوم کی قوم اوسکی بڑی داد و دہش

کی وجہ سے ایسی اوسکی طرفدار تہی کہ پولس کی نقل وحرکت کی ذرا ذرا خبرین اوسکو معلوم ہو جایا کرتی تہین۔ کبہی کبہی ایسا ہوتا کہ اپنے ساتہیون کے ہمراہ لاٹہیون سے مسلح ہوکر تانتیا پولس افسرون کا مقابلہ کرتا اور لڑتے لڑتے یکایک عجیب تیزی سے پولس والون کی نالین کاٹ کر جنگلون مین بہاگ جاتا اور اونکی بے سود کوششون پر قہقہے اوڑاتا۔ دس برس تک پولس والون نے برابر اوسکا تعاقب کیا اور اگرچہ تانتیا کو وقتاً فوقتاً اپنی جاے پناہ بدلنی پڑی لیکن وہ تازہ روز نئی ڈکیتیون سے باز نہ آتا یہان تک کہ سرکاری پولس کی جو طاقت مشہور ہے اوسکی نہایت حقارت اور کرکری ہوگئی۔ آخرش ۱۸۸۹ء مین گورنمنٹ انگریزی کو مجبوراً فوجی مدد کا طالب ہونا پڑا اور تانتیا کی گرفتاری کا کام سرلپل گریفن اور رسالدار میجر الیشری پرشاد کے سپرد ہوا۔ اب پولس کی جگہہ فوج والون نے لی اور الیشری پرشاد نے جنگل کے تمام ناقابل گذر مقامات چہان ڈالے لیکن اوس چالاک ڈاکو کا پتہ نہ ملنا تہا نہ ملا لیکن ہم کو اس مسئلہ کے دوسرے پہلو پر بہی غور کرنا چاہیے یعنی تانتیا کی فیاضی بے مثل تہی اور اس فیاضی نے عوام کو اوسکا ہمدرد بنا رکہا تہا وہ مال غنیمت کو اپنے ساتہیون مین تقسیم کردیتا لیکن اکثر اپنے ملک کے غربا اور مساکین کو دیدیا کرتا ممکن ہے کہ اوسکو انسانون کی قسمت اور دولت کی نابرابری کا مساوی کردینے والا کہین وہ امراء سے بجبر دولت لیتا تہا لیکن اوس دولت

کو غریبون کے فائدے کے لئے خرچ کرتا۔ امیر اوسکے نام سے
کانپ جاتے اور غربا اوسکا نام سنکر بشاش ہو جاتے۔ مشہور ہے
کہ دریاے **تاپتی** کے کنارے اوس نے ایک مرتبہ چھ ہزار
روپیہ وہان کے غریب باشندون مین تقسیم کر دیا ان باتون سے
اوسکا چال چلن کیسا ہی نیک اور اوسکی طبیعت کیسی ہی رحیم معلوم ہو
لیکن ہم کو ضرور ماننا پڑے گا کہ انتقام لینے کا ایسا سخت سودا ہو گیا
تھا کہ بدترین برائیان اور نہایت ہی سخت ظالمانہ بیدردی کی حرکتین
اوس سے ظاہر ہوئین۔ اوسکے بعض ظلمون کی مثال بہی مشکل سے
دیجا سکتی ہے یہی ایک وجہ ہے بلکہ صرف یہی ایک وجہ ہے کہ ہم اسکو
مجرم ٹھہرانے پر مجبور ہین۔ ۱۱ اگست ۱۸۵۹ء کو جب **تانتیا** گنپت کے
ذریعہ سے گرفتار ہوا ہے اور پہانسی کے لئے اوسکو جیل سے باہر لائے
ہین اوسوقت اوسکے چہرہ سے کوئی آثار افسوس۔ خوف یا ناامیدی
کے نمایان نہین ہوتے تھے۔ اوسنے موت کا سامنا نہایت بہادری
سے کیا۔ مرنے سے پہلے صرف یہ تمنا البتہ ظاہر کی تہی کہ مجکو پہانسی
نہ دیجاے بلکہ گولی سے مارا جاؤن تاکہ سپاہیون کی سی موت نصیب
ہو۔ ہم بلا کسی پس و پیش کے اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہین کہ **تانتیا**
دنیا کے اعلی ترین درجہ کے بہادرون مین سے تہا اور اگر **گنپت**
نے اپنے کمینہ پن سے دغا کر کے گرفتار نہ کرادیا ہوتا تو کیا عجب ہے
کہ وہ صاف بچ جاتا اور اپنے وقت کا ثانی **نانا صاحب**

ہونا- اگر ہم تواریخ مین **تانتیا** کی مثال ڈھونڈھنا چاہیئن تو **اسکاٹ لینڈ** کے مشہور ڈاکو **راب رائے** سے بہتر کوئی مثال صادق نہین آتی **سر والٹر اسکاٹ** نے اس **راب رائے** کے حالات زندگی لکھے ہین اور اوسکے متعلق اپنی رائے بھی ظاہر کی ہے - ہمارے خیال مین **والٹر اسکاٹ** کی رائے لفظ بلفظ **تانتیا** پر صادق آتی ہے **اسکاٹ راب رائے** کو انگلستان کے مشہور ڈاکو **رابن ہوڈ** سے مشابہ کرکے لکھتا ہے کہ وہ رحیم الطبع اور نیک مزاج ڈاکو تھا امیرون سے دولت لیکر غریبون کی امداد مین فیاضی کے ساتھہ صرف کرتا ممکن ہے کہ یہ فیاضی اوسنے مصلحتاً بطور پالسی کے اختیار کی ہو لیکن تمام ملک مین عام خیال یہی ہے کہ اوسکی فیاضی طبعی اور خلقی تھی - مین نے جوانی مین اکثر لوگون سے ملاقات کی ہے جو **راب رائے** سے ذاتی طور پر واقف تھے ان سب کا یہی خیال تھا کہ وہ فیاض طبع اور انسانون کا ہمدرد تھا - اوسنے اپنے ذہن مین اخلاق کے جو فوائد منضبط کر رکھے تھے وہ ویسے ہی تھے جیسے زمانہ جاہلیت کے عرب سردار کے ہوا کرتے تھے جو طرز زندگی بوجہ قدرتی میلان طبع یا مجبوراً بوجہ ضرورت کے **راب رائے** نے اختیار کرلی تھی اوسپر اگر وہ بحث کرتا تو بے شک یہ دلیل پیش کرتا کہ مین جری اور بہادر شخص ہوکر اپنے اون نیچرل حقوق کو جو ناقص قوانین نے

مجھہ سے چھین لئے ہین اپنی نیچرل طاقت اور شجاعت کے ذریعہ سے کیون نہ حاصل کرون ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خاتمہ پر مین اپنے ناظرین سے اسبات کی معافی مانگتا ہون کہ اس کتاب مین شروع سے آخر تک ایک ہی قسم کے مضامین پڑہتے پڑہتے اونکی طبیعت اوکتا جاے گی **تانتیا** کے اوایل عمر کے حالات دریافت نہین ہوسکے اس مختصر رسالہ مین مین نے کوشش کی ہے کہ جتنے حالات دریافت ہوسکین اونکو صاف اور سیدھی زبان مین ہدیہ ناظرین کرون گو یا یہ کتاب ایک مختصر تاریخ ہی۔ تاہم مجکو ذرا بھی شبہہ نہین ہے کہ جسقدر حالات اس کتاب مین مندرج ہین اونسے ناظرین یقین کرینگے کہ **تانتیا** دنیا کے نہایت اعلیٰ درجہ کے بہادرون اور فیاض طبع لوگون مین سے تہا۔ ناظرین کو اسکی ہی صداقت ہو جاویگی کہ جب ہماری **دہرتی ماتا** یعنی سرزمین ہندوستان **تانتیا** ایسے بیٹے پیدا کرسکتی ہی تو قدیم ہندوستان کی شجاعت کی کہانیان بے شک تاریخی واقعات کے مثل سچی ہونگی۔

ٹی ۔ ڈہی مکرجی

کلکتہ

+ کچہہ حصہ جو دلچسپ نہین سمجھا گیا چہوڑدیا گیا۔ مترجم
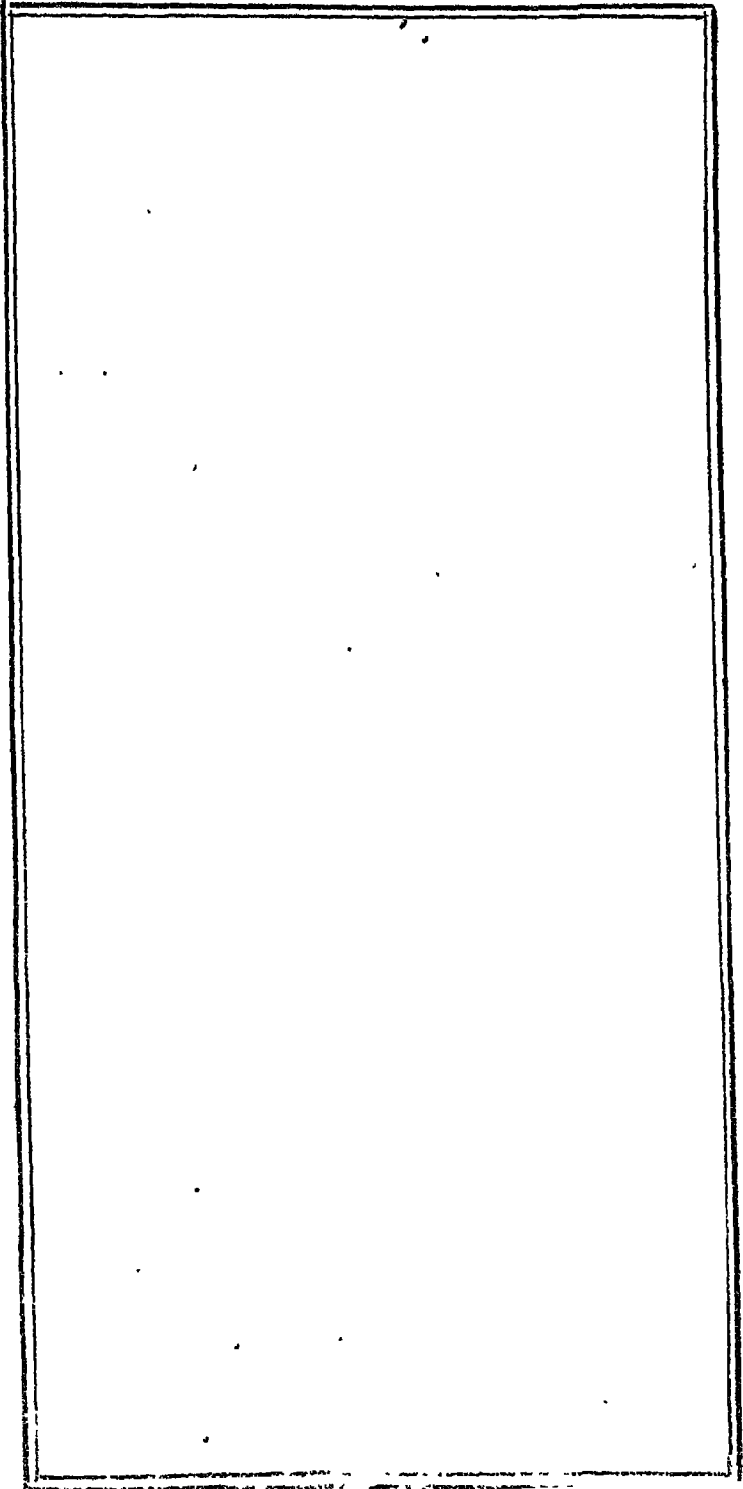
پہلا باب

تانتیا بہ حیثیت کاشتکار

تانتیا کی سوانح عمری لکھنے والے کو پہلے یہہ بتلانا چاہئے کہ
قوم بھیل کے تواریخی حالات کیا ہین۔ مغربی ہند کے اصلی باشندے
مضبوط اور دلیر بھیل ہین جو کہ وندیا اور ست پورا پہاڑون کے
گھاٹیون اور دریاے نربدا کے اردگرد جنگلون مین تاپتی اور ماہی کے
قریب آباد ہین۔ وہ پستہ قد اور سیاہ فام ہوتے ہین اون کے جبڑے
کی ہڈی اونچی۔ ناک چپٹی اور اون کے بال موٹے اور گھنے ہوتے
ہین۔ اپنے نسل کی ابتدا مہادیو سے بتلاتے ہین جو ایک جنگلی لڑکی کے
عشق مین مبتلا ہوا تھا۔ مہابھارت کے وقت سے اونکا شمار اعلی
درجہ کے تیراندازون مین ہے۔ ابتدا مین اونکے رہنے کی جگہہ
مارواڑ یا جودھپور تھی۔ لیکن غیر ملک سے آئے ہوے ایرین
نے ان مقامات سے بھگاکر بھیلون کو اون جنگلون اور پہاڑون
مین پہونچا دیا جہان یہہ لوگ اب پائے جاتے ہین۔ یہہ لوگ راجپوتانہ

کے زرخیز نشیب میدانون مین آکر اکثر حملے کرتے اور لوٹ مار کر چلے
جاتے۔ مسلمانون کی حکومت مین اون لوگون سے نے مختلف گروہ
قائم کئے جس مین اکثر نایک اور سردار بھی تھے جو سنٹرل انڈیا کے
مختلف مقامات مین لوٹ مار کرتے تھے۔ جب راجہ پرتاب سنگھ نے
مجبوری سے اپنا دار السلطنت چھوڑ کر جنگل مین معہ راجپوت سرداران
کے پناہ لی تو اس وحشی قوم بھیل نے اون کی خوب مہمان نوازی
کی اور اپنا بادشاہ تسلیم کر کے اون کی امداد کی جس سے اون کو
جرات ہوئی کہ وہ مسلمانون سے مقابلہ کر سکین۔ انگریزی فوج سے
بھی ایک عرصہ تک قوم بھیل مقابلہ کرتے رہے اور شورش مچاتے رہے
اس کے بعد ان لوگون نے ایک ٹھکانے سے کاشتکاری شروع
کی۔ برٹش گورنمنٹ نے بھی اون لوگون کے ساتھ کچھ رعایتین کین
اور ان لوگون کی حالت قابل اطمینان ہوگئی اور اون کی ذات سے
فساد کا خوف جاتا رہا۔ فی الحال بھیل تین خاص حصون مین تقسیم کئے
گئے ہین۔ ایک دہقانی۔ دوسرے کاشتکار۔ تیسرے پہاڑی۔ اول الذکر
چھوٹے چھوٹے بستیون مین رہتے ہین جو بزدل اور ڈرپوک ہوتے
ہین۔ جو بھیل کاشتکاری کرتے ہین اونھون نے برٹش گورنمنٹ کی
حکومت مین ترقی کی ہے اور اکثر اون مین دولت مند زمیندار ہین۔
پہاڑی بھیل وحشی ہین اون کی زندگی کا دار و مدار لوٹ پر ہے۔
بھیل کی کوئی خاص قوم نہین ہے۔ کچھ ہندو اور کچھ مسلمان ہین او

بعض ایسے بھی ہین کہ نہ ہندو ہین اور نہ مسلمان۔ وہ بالکل جاہل اور وحشی ہین اور ہر قسم کا گوشت بلاتکلف استعمال کرتے ہین۔ سانپ اور مینڈک کا گوشت اون لوگون کے نزدیک بہت لطیف ہے اور اکثر بڑی بڑی ضیافت اور دعوت مین یہہ گوشت استعمال کیا جاتا ہے تمباکو اور مہوا کی شراب کے بہت شایق ہین اور اون مین جو سب سے زیادہ میخوار ہین وہ اپنے ملک والون مین بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین اون مین جفاکشی اور تیزی ہوتی ہے لیکن وہ بہت بے قرار اور جلدباز ہوتے ہین۔ اون کے چال چلن اور عادات مین جو عمدہ خوبیان ہوتی ہین اونپر بھی لحاظ کرنا ضروری ہے بھیل عورتون اور ضعیفون کی بہت عزت کرتے ہین۔ کمزور اور غریب آدمیون کے وفادار دوست اور محافظ ہوتے ہین۔ سچائی کے عاشق اور دلدادہ ہین۔ اون کی بیبیان اونپر زیادہ حاوی ہین اور بہت سختی سے اپنے شوہرون پر حکمران ہین۔ مذہبی عقائد اونکے بہت ضعیف ہین وہ بھوت کو پوجتے ہین جسکے نسبت اونکا یقین ہے کہ وہ درختون پر رہتا ہے۔ مردہ جلانیکی رسم مردون کے لئے مخصوص ہے عورتین اور بچے دفن کئے جاتے ہین۔ اب مین تانتیا بھیل کے حالات شروع کرتا ہون جو وسط ایشیا کا ایک بڑا مشہور ڈاکو تھا اور جس نے اپنے زمانہ مین مختلف قسم کی شرارتون کے بعد اپنا نام دنیا مین چھوڑا

جو ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگا۔ اسی تانتیا بھیل نے اپنی قوم کا نام اور ہمارے ملک کے قدیم باشندون کا نام جگا دیا۔ تانتیا ۱۸۴۲ء مین ضلع نماڑ قصبہ بڑودہ مین پیدا ہوا تھا جہان اوسکا باپ بھاؤ سنگھ ایک معمولی کاشتکار تھا۔ تانتیا ابھی بچہ ہی تھا کہ اوسکی مان مرگئی۔ اوسکی پرداخت اور کل زحمتین جو ایک مان کو اپنے بچہ کے لئے اوٹھانی پڑتی ہے اوس کے باپ کو برداشت کرنی پڑین۔ بچپن ہی سے اوس مین مضبوطی۔ دلیری۔ فہم و فراست کی غیر معمولی علامتین پائی گئین۔ جہان گردی کا بڑا شایق تھا اور اکثر مختلف قصبون مین دورہ کیا کرتا تھا جس کی وجہ سے اوس کے والدین ہمیشہ ڈرا کرتے تھے۔ وہ اپنے ساتھیون کا سردار تھا اور اون پر کسی قدر رسوخ بھی حاصل تھا۔ تانتیا اون پھلون کو باخود ہا برابر تقسیم کرتا جو اوسکے صغیر سن ساتھی کہین سے اپنے کو خطرہ مین ڈالکر جمع کرتے تھے۔ اگر انگریزی کی یہہ مثل سچ ہے کہ بچہ انسان کا باپ ہوتا ہے" تب تو تانتیا لڑکون کا افسر۔ چورون کا سردار۔ اپنے دوستون مین پھلون کا تقسیم کرنے والا تھا اور اپنی جوانی مین بھی لوٹ کا مال اپنے

٭ ہمارے روشن ضمیر اور بہادر بابو صاحب تانتیا کو اپنے ملک کیلئے باعث فخر و ناز سمجھتے ہین تو کچھ تعجب نہین کیونکہ اونکی قوم تو لارڈ کلایو کے دوست صادق امی چند کو بھی قابل عزت سمجھتی ہے جسمین بہادری کا پتہ تک بھی نہ تھا۔ مترجم

ساتھیون مین تقسیم کرتا تھا۔ جب وہ بڑا ہوا تو اوس کو کھیتی کے طریقے
بتلائے گئے اگرچہ وہ فن قلبہ رانی مین ناتجربہ کار تھا تاہم وہ موٹے توے
اور سرکش بیلون کو سدھار لیتا اور اس عمدگی سے کھیت جوتتا
جیسے کہ پرانے کاشتکار واقف ہوتے ہین۔ پہلے پہل اوس نے
تیر و کمان سیکھا اور بہت جلد ایک کامل قدر انداز ہو گیا بزدل اور
برے آدمیون کے علاوہ سب اوس سے محبت کرتے تھے۔
جس طرح سے بچپن مین اوس کی طبیعت مین ایک قسم کی فیاضی
تھی اوسی طرح سے جوانی مین بھی وہ فیاض تھا۔ اوس کے زمانہ
مین مشکل سے کوئی ایسا فقیر ہو گا جو اوس کی داد دہش سے مستفید
نہ ہوا ہو یا کوئی شخص مصیبت اور تکلیف کی حالت مین اوس کی امداد سے
محروم رہا ہو۔ تانتیا مالو کے نام سے موسوم تھا اور گرد و نواح کے
دیہاتون مین چوری اور ڈاکہ زنی کے روک کے لئے صرف اوسکا
نام کافی تھا۔ اپنے باپ کی زمانہ مین اوس کی زندگی شراب پینے
اور مختلف قسم کے عیش و عشرت مین گذری۔ وہ ایک مشہور ناچنے والا
اور گانے کا بہت شایق تھا۔ لیکن زمانہ کی خوشیان چند روزہ ہین۔
تیس برس کی عمر مین تانتیا کا باپ مر گیا۔ قصبہ بڑودہ کی جو زمین
اوس کے کاشت مین تھی بوجہ نہ ادا ہونے سرکاری لگان کے
نیلام ہو گئی۔ تانتیا سنہ ۱۸۷۰ء مین بڑودہ سے مجبور ہوکر پوکھر کو روانہ
ہوا جہان اوس کے باپ نے کچھ موروثی جایداد چھوڑی تھی۔

موضع آخرالذکر کے زمیندار سیبا پاتل نے تانتیا کو جایداد سے محروم کرنے کی بندش باندھی اور چونکہ اوس موضع مین اوسکی بہت کچھ حکومت تھی اس لئیے سب لوگ اوس کے جانب دار ہوے۔ تانتیا نے اپنے معاملہ کو لوکل عدالت مین پیش کیا لیکن لیکن چونکہ وہ غریب تھا اور اوس کا دشمن ایک مرفہ الحال شخص تھا اس لئے وہ مقدمہ ہار گیا۔ عدالت کے حکم سے اپنی جایداد سے محروم ہوکر وہ انگریزی عدالت کے انصاف کو اور سیبا پاتل اور اوس کے گواہون کو جن کے بیانات پر اوس کا مقدمہ خراب ہوگیا تھا نہایت حقارت سے دیکھنے لگا۔ تانتیا نے بے فائدہ کوشش کی کہ بذریعہ اپیل کے اپنا استحقاق قایم کرائے۔ اوس نے سیبا پاتل کے آدمیون کو کھیت سے نکال دیا اور اس بات کی دہمکی دی کہ جو شخص کھیت پر حصول قبضہ کے لئے آئیگا مین اوس کو مار ڈالونگا۔ سیبا پاتل کی طرف سے جو گواہ گذرے تھے تانتیا نے اون لوگون کو خوب ستایا اون کے بیل چرائے اون کی فصلین برباد کین۔ رفتہ رفتہ یہہ خبر اور اسی قسم کی اور خبرین لوکل تھانہ مین پہونچین جو کہ اوس کے سزا دینے کا موقع تلاش کر رہا تھا۔ جب وہ پولیس مین چند سال تھا تو لوگون کو یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ سیبا پاتل کی بیٹی جھوبرا اور تانتیا سے بہت زیادہ اتحاد ہے۔ ایک گروہ اوس کی گرفتاری کے لئے مامور کیا گیا۔

موہن نامی چودھری جو ذات کا راجپوت تھا جبودا اور تانتیا کو
سیبا پاتل کے گھر مین گرفتار کرنے مین کامیاب ہوا۔ جس کی
وجہ سے سیبا پاتل اور اوس کی بیٹی جبودا ذات سے خارج کی گیی
لیکن سو روپیہ دینے کے بعد وہ پھر ذات مین لے لئے گئے۔ تانتیا
جب قید سے رہا ہوا تو پھر پوکھر گیا۔ سیبا پاتل نے پھر کوشش کی کہ تانتیا کو سزا دلاے۔
تانتیا جب پوکھر سے ہیرپور کو روانہ ہوا جو قریب بیس میل کے تھا
یہان تانتیا ایک سال سے زیادہ نہ رہا کہ قریب کے گانون مین
چوری ہوگئی۔ پولیس تفتیش حال کے لئے روانہ ہوئی۔ جب اصل چور
کا پتہ نہ لگا تو پوکھر والون کے اشارہ سے تانتیا اور مسمی بجنیا کو
جو کھجورہ کا رہنے والا تھا پولس نے شبہہ پر گرفتار کرنے کا ارادہ کیا۔
وہ دونون گرفتار کئے گئے لیکن سرقہ کا جرم اون پر ثابت نہین ہوا
اس لئے ہر ایک تین ماہ قید سخت کا اس جرم مین سزایاب ہوا کہ دونون
سرکاری ملازمون کے انجام فرائض منصبی مین بیجا طور سے خلل انداز ہوے
تھے۔ مختلف جیل خانہ مین یہہ دونون بھیجے گئے۔ تانتیا جبل پور اور
بجنیا کھنڈوا بھیجا گیا۔ ۱۸۷۳ء سے تانتیا کھیتی کو چھوڑ کر دوسرا
کام کرنے لگا۔ قید کی میعاد ختم ہونے پر تانتیا انگریزی حکومت چھوڑ کر
ہلکر کے ریاست مین جا بسا اور پھر اپنے ابتدائی مذاق کاشتکاری مین
مصروف ہوا۔ اوسکے بچپن کے حالات پر غور کرنے سے یہہ نتیجہ
نکالنا غیر مناسب نہین ہے کہ تانتیا نہ تو پیدایشی چور تھا اور نہ اوسکو

اپنے والدین سے کوئی موروثی ترکہ یا کسی قسم کی ترغیب چوری کے
بابت دی گئی تھی نہ وہ کبھی اپنے بچپن اور جوانی مین کسی سنگین سرقہ* کا
مرتکب ہوا کیونکہ اپنے دشمن کی مویشی چرانے کو مشکل سے سرقہ کہہ سکتے
ہین پولس کو کسی کی گرفتاری کے لئے موقع تلاش کرنا کبھی دشوار ہی نہین
ہوتا اس لئے تانتیا کے دشمنون اور پولس والون نے باخود ناساز ش
کر کے اوسکو بلا وجہ تکلیف پہونچانے کی کوشش کی۔ مجبورانہ اوسکو
ڈاکون کی طرح زندگی بسر کرنی پڑی اوس کا ارادہ لوٹ مار کا نہ تھا بلکہ
صرف اس زندگی سے اپنے دشمنون سے بدلہ لینا مقصود تھا۔ اس خیال
سے کہ انگریزی عملداری چھوڑ دینے سے مجھے جیل کی مصیبت ناک
زندگی سے نجات ملیگی اوس نے یہہ بات ٹھان لی کہ دوسرے راج
مین چلکر رہنا چاہیئے۔

لیکن اب تک پوکھر کے دشمنون نے ایذا دینے کا سلسلہ اوسکے
ساتھہ جاری رکھا۔ موضع پوکھر مین مسمی بلدیو کے مکان سے چند چیزین
چوری گئین۔ کامل تحقیقات کے بعد مال مسروقہ ظالم کے گھر سے برامد ہوا۔
سیبا پاٹل و دیگر راجپوت جو کہ تانتیا کے جانی دشمن تھے اونھون
نے موقع پا کر ظالم کو یہہ ترغیب دی کہ وہ یہہ بیان کرے کہ یہ مال
مسروقہ چند روز گذرے کہ مجھکو تانتیا نے دیا تھا۔ مقدمہ خوب بنایا گیا

* بابو صاحب کے نزدیک دشمن کی مویشی چرا لینا سرقہ نہین ہے۔ مترجم

اور دو گواہ بھی اوس کے بیان کی تائید مین پیش کیے گئے۔ تانتیا
کو جب اس خبر کی اطلاع ہوئی کہ پولس نے رنگ آمیز بیان کر کے
میری گرفتاری کے سامان مہیا کر لئے تو جنگل کو چلتا ہوا۔ اگرچہ وہ
بے گناہ تھا لیکن تاہم اوس کو اپنے برات کی امید نہ تھی۔ اوس کو
اس امر کا یقین تھا کہ اگر مین ایک مرتبہ بھی گرفتار ہو گیا تو پھر میرا
چھٹکارا محال ہے۔

جیل کی زندگی اور پولس والون کے برتاؤ نے اوس کے آنکھون
کے سامنے ایک خوفناک تصویر کھینچ دی۔ وہ جنگل کی زندگی کو زیادہ
ترجیح دیتا تھا بہ نسبت اسکے کہ دشمنون کے گروہ مین تکلیف کے
ساتھ زندگی بسر کرے۔ ایک سال تک وہ جنگل مین مارا پھرا۔
اور بھوک کی شدت سے چھوٹی چھوٹی چوری کرنے سے باز نہ رہ سکا۔
لیکن اُس کی زندگی کے اور زمانہ مین ہم اوسپر ایمانداری سے یہہ الزام
نہین قائم کر سکتے کہ اوس نے کوئی چھوٹی سی رہزنی بھی کی ہو۔ اپنی
طاقت اور ذہانت سے اوس نے بہت سے بہادر دوست بھی پیدا
کر لئے تھے جو ہمیشہ اوس کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ اب اوس کے
پاس کافی قوت موجود ہو گئی کہ وہ اپنے دشمنون کو تنگ کرے۔
اپنے دشمنون سے بدلہ لینے کا مضبوط ارادہ اس وجہ سے اوسکے
دل مین پیدا ہوا کہ جنگل وسیع ہے اور ضرورت کے وقت وہ اوس مین
پناہ لے سکتا ہے۔

دوسرا باب

تانتیا کی گرفتاری اور مقدمہ

تانتیا بدلا لینے کے گھات مین تو لگا ہی رہتا تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ سیوا کے جنگل مین سردار پاتل سنگہ کے بیٹے کلو سے اتفاقاً مڈبھیڑ ہو گئی تانتیا اوسے پکڑ کر لیگیا اور مہینہ بھر سے زیادہ جنگل مین قید رکھا۔ اوس کے باپ کو اس بہگا لے جانے کی اطلاع ہوئی اور پولس نے کلو کے تلاش کرنے مین زمین و آسمان ایک کر ڈالے مگر پتہ نہ لگنا تھا نہ لگا۔ قصبہ پوکھر کا قریب قریب ہر متنفس بجز بھوٹن کے تانتیا کا دشمن تھا۔ یہہ شخص بچپن سے تانتیا کا لنگوٹیا یار اور پکا دوست تھا۔ بھوٹن تانتیا کے تمام بھیدون سے واقف تھا لیکن ممکن ہی نہ تھا کہ اوس کا کوئی راز افشا کرے۔ سردار پاتل نے اس سے درخواست کی کہ تم تانتیا سے سفارش کرو کہ سو روپیہ لیلے اور میرے بیٹے کو چھوڑ دے۔ بھوٹن اپنے دوست سے جنگل مین ملنے کے لئے راضی ہوا اور تھوڑے دنون کے بعد سردار مذکور کا بیٹا کلو اپنے باپ کے یہان تانتیا کے آدمی کے ذریعہ سے پہونچا دیا گیا۔ اب اس سردار نے یہہ ارادہ کیا کہ تانتیا کو پولس کے حوالہ کر دے جس دغابازی کے ساتھہ اوس نے اپنے ارادہ کے انجام کی کوشش

کی اوس کا کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ایک روز موہن تانتیا کی ملاقات
کے لئے جنگل کو بھیجا گیا جہان تانتیا نے اپنی بود و باش اختیار کر رکھی
تھی۔ اوس نے جاکر تانتیا سے بڑی منت وسماجت کے بعد یہہ
بیان کیا کہ مجھکو میرے والدین نے گھر سے نکالدیا ہے اب میرا
ارادہ گھر جانے کا نہین ہے آپ مہربانی فرماکر مجھکو اپنے گروہ مین
داخل کر لیجئے۔ تانتیا کو اوس کی بیچارگی پر نہایت رحم آیا اور اوس نے
اوسکو تسلی دینے اور آرام پہونچانیکی بہت کوشش کی۔ چار روز کے بعد
موہن کسی کام کے لئے تانتیا اوس کے ساتھہ موضع کھجورا
کو گیا وہان بیجنیا نے نہایت گرمجوشی سے ان لوگون کا استقبال کیا
اور دل سے مبارکباد دی۔ ناظرین واقف رہین کہ بیجنیا تانتیا
کا ایک نہایت قدیم اور قابل اعتبار دوست تھا اور اس واقعہ سے
معلوم ہوگا کہ وہ تانتیا کے دوستون مین کسقدر ثابت قدم مضبوط
اور عقلمند ساتھی تھا) موہن کی درخواست پر تانتیا جس کے دل مین
وہم اور شک کا گذر کبھی نہین ہوا تھا پوکھر جانے کے واسطے روانہ
ہوگیا۔ پوکھر پہونچکر اوس نے اپنے پرانے دوست بھوٹن کے گھر
مین قیام کیا۔ اثنائے گفتگو مین اس دوست نے تانتیا کو آگاہ کردیا
کہ تمھارا یہان لایا جانا خالی از علت نہین ہے اور یقیناً تمھاری گرفتاری
کے لئے یہہ سازشین کی گئی ہین۔ تانتیا کو اوس دوست کے ذریعہ
سے یہہ بھی اطلاع ملی کہ اوس کی معشوقہ جسودا اوسکی جدائی سے

نہایت بے قرار اور مغموم ہے۔ تانتیا رات بھر وہین رہا۔ صبح کو موہن اور اوس کے باپ سردار نے تانتیا سے ملکر یہہ درخواست کی کہ آپ اس وقت کا کھانا میرے ساتھہ تناول کیجیے گا اور مکار سردار نے تانتیا کی خانہ بدوشی اور جنگل کی زندگی بسر کرنے پر ظاہرا بہت آنسو بہائے اور وعدہ کیا کہ جو مقدمہ تمہارے اوپر قائم ہے اور جس کی تمہین ہر وقت فکر رہا کرتی ہے مین اوسے رفع دفع کرا دونگا۔ ان میٹھی میٹھی باتون سے تانتیا کا دل پسیج چلا تھا کہ یکایک پولس والے اپنے کمینگاہ سے نکل پڑے اور چشم زدن مین تانتیا کی مشکین بندھ گئین۔ اس بے خبری کے عالم مین وہ مضبوط گروہ پولس کے بس مین آگیا اور کوئی ترکیب رہائی کی بن نہ پڑی اور اسی بے بسی کی حالت اور پولس کی حراست مین وہ جیل خانہ کھنڈوا مین بھیجدیا گیا اوسی روز دوسرا ڈاکو بسی دولیا جو بعد مین تانتیا کا بڑا دوست بن گیا تھا گرفتار ہو کر اوسی جیل خانہ مین بھیجا گیا اور اوس کے دوسرے دن تانتیا کا رفیق دوست بجنیا بھی پکڑ کر اوسی جیل مین بھیجدیا گیا۔ اوس زمانہ کے کاغذات پولس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اوس وقت ڈاکوؤن کی جس نئی جماعت کے تیار ہونے کا خطرہ تھا اوس کے نیست و نابود کرنے کی ہر طرف زور و شور سے کوشش کیجاتی تھی۔ پولس نے قوم بھیل کے اون چند اشخاص پر اشتباہ ظاہر کیا جن کو تانتیا کے ساتھہ خاص ہمدردی تھی اور جو اکثر پولس افسرون کو دق کیا کرتے تھے۔ تانتیا

بچنیا اور دولیا تینون ایک ہی جگہہ جبل پور کے حوالات مین رکھے
گئے۔ ان تینون مجرمون کا مقدمہ ۲۰۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
نمار کے اجلاس مین پیش ہوا عدالت کے کمرے مین اسقدر تماشائی
بھر گئے ہوئے تھے کہ تل رکھنے کی جگہہ بھی باقی نہ تھی جن مین خاصکر
بھیل زیادہ تھے اون کے چہرہ سے یہہ بات پائی جاتی تھی کہ اون کے
دلون پر تانتیا کی گرفتاری کا بے انتہا اثر پڑا ہے اور جب تک کہ حاکم
مجسٹریٹ نے تجویز نہین سنائی اون مین سے کسی نے عدالت کا کمرہ
نہین چھوڑا کبھی تو اون کی نگاہ قیدیون پر پڑتی تھی اور کبھی حاکم کو
غور کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مجرمون کے خلاف چند گواہ تھے جنمین
خاص گواہ ہمت پاتل جو بھوپل ضلع نمار کا ایک مرفہ الحال
زمیندار تھا جب اوس کا اظہار ختم ہو چکا تو مجسٹریٹ نے قیدیون کیطرف
مخاطب ہو کر کہا کہ تم لوگون کو کچھہ اور سوالات پوچھنے ہین یہہ سنکر
تانتیا نے غرور سے جواب دیا اوس شخص سے کیا بات پوچھی جا سکتی
ہے جس نے عدالت مین آکر کھلم کھلا قطعی جھوٹا اظہار دیا لیکن اگر
حضور مجھے کچھ پوچھنے کی اجازت دیتے ہین تو مین ایک سوال پوچھے
لیتا ہون جس طرح تھریس٭ کا مشہور ڈاکہ سکندر اعظم کے سامنے جرات سے

٭ ناظرین کی دلچسپی کے لئے اوس ڈاکو اور سکندر اعظم مین جو بات چیت ہوئی تھی
وہ لکھی جاتی ہے۔
سکندر۔ ابے کیا تو ہی تھریس کا مشہور ڈاکو ہے جس کے کارنامے اکثر میرے کانون مین پہنچا ہون

سوال وجواب کرتا تھا اوسی طرح تاغتیا کی حالت عدالت کے کمرہ مین تھی
اوس کے اوس وقت کے انداز وطریق سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنی معمولی
بہادری اور مستقل مزاجی پر اوس وقت بھی قائم تھا۔

ڈاکو۔ مین تھریس کا باشندہ اور ایک بہادر سپاہی ہون۔
سکندر۔ کیا کہا! بہادر سپاہی!! چور۔ لٹیرا۔ قاتل۔ ملک کے لئے وبا!! ممکن تھا
کہ تیری بہادری کی مین عزت کرتا لیکن تیرے جرائم کو بے حد قابل نفرت اور لائق
تعزیر سمجھتا ہون۔
ڈاکو۔ آخر مین نے کیا کیا ہے جس کی آپ شکایت کرتے ہین۔؟
سکندر۔ کیا تونے میرے حکمون کی بے پروائی نہین کی کیا تونے امن خلائق میتا
بے انتہا رخنہ اندازیان نہین کین۔ کیا تونے اپنے ساتھی رعایا کے جان ومال کے
ضرر رسانی مین اپنی زندگی بسر نہین کی۔؟
ڈاکو۔ سکندر!۔ اس وقت مین تیرا قیدی ہون جو کچھ تیرا جی چاہے کہہ اور جو چاہے
سزا دے مجھکو مجبوراً سننا اور برداشت کرنا پڑیگا لیکن میرا دل مفتوح نہین ہوا!! اور
اگر تیری ان ملامتون کا جواب دونگا تو ویسا ہی دونگا جیسا ایک آزاد آدمی کو دینا چاہئے
سکندر۔ آزادی سے گفتگو کر۔ میری عظمت سے یہہ بات دور ہے کہ مین اپنی حکومت کا
فائدہ اوٹھا کر اوس شخص کو خاموش کردون جس سے مین گفتگو کرنا چاہتا ہون۔
ڈاکو۔ تو مین آپ کے سوال کا جواب ایک دوسرا سوال پوچھکر دونگا۔ یہہ تو فرمائیے
کہ آپ نے اپنی زندگی کیونکر بسر کی۔؟

تانتیا نے غصہ کی نگاہ سے ہمت سے پوچھا کہ جو کچھ تم نے عدالت مین آکر
بیان کیا ہے کیا تمھارے یقین و ایمان مین سچ ہے۔ مین نہ تم سے مہربانی
کا خواستگار ہون اور نہ تم سے اس کی امید ہے۔ مین بھیل ہون لہذا
ہر حالت اور ہر وقت مین سچائی پر عاشق ہون۔ تمھارا اظہار میرے بالکل مفید ہے

سکندر۔ مثل ایک سچے شجاع کے شہرت سے پوچھ اور وہ بتادیگی کہ مین نے اپنی
زندگی کیونکر بسر کی۔ بہادرون مین مجھ سے زیادہ بہادر کوئی نہین۔ بادشاہون مین مجھ سے
زیادہ ذی رتبہ و عالی منش کوئی نہین۔ فاتحون مین مجھ سے زیادہ طاقتور اور عظیم الشان
کوئی نہین۔
ڈاکو۔ اگر شہرت سے پوچھا جاے تو کیا میرے نسبت وہ کچھ نہ کہیگی۔ ؟ میری جماعت
سے زیادہ جری کون جماعت گذری ہے اور ایسے جوانمردون کا مجھ سے زیادہ بہادر
کپتان آج تک دنیا مین سنا گیا ہے ؟ کیا کبھی مجھ سے زیادہ۔ لیکن مین شیخی کرنا اور
اپنی تعریف خود کرتا نہایت درجہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہون لہذا اپنی بڑائی خود نہین
کرتا۔ آپ خود ہی واقف ہین کہ میری گرفتاری مین کیا کیا مصیبتین اور دقتین
پیش آئی ہین۔
سکندر۔ یہ سب کچھ صحیح لیکن پھر بھی تو ایک ڈاکو ایک کمینہ اور بے ایمان ڈاکو ہی۔ ؟
ڈاکو۔ اور فاتح کس کو کہتے ہین ؟ تم بھی تو تمام دنیا مین ارواح خبیثہ کی طرح گھومتے
پھرے ہو۔ امن اور محنت و جانکاہی کے اثمار پر تمھاری وجہ سے پالا پڑا ہے اور محض
شوق ملک اور نفس پرستی کی ہوس کو پورا کرنے کے لئے جہان جہان گئے ہو وہان

لیکن تمھارے بیانات کی مجھے ذرا بھی ڈر نہین ہے البتہ مین حقیقت مین
سمجھہ گیا کہ تم راجپوتون کی کسی نہایت گھٹیل اور ذلیل نسل سے ہو۔ ہمت
نے تا غتیا کے جواب مین کہا کہ جو کچھہ مین سے نے بیان کیا تھا سچ ہے ۔

بلا کسی قانون کے بغیر انصاف کے لوگون کو لوٹا ہے قتل عام کیا شہر تباہ اور برباد کر دیتے؟
مین سے نے اپنی سو ساتھیون کے ساتھہ جو کچھہ ایک گانون مین کیا ہے وہی تم سے نے سو ہزار
آدمیون کو لیکر پوری قوم کی قوم کے ساتھہ کیا ہے اگر مین سے نے معمولی شخصون کو لوٹا
ہے تو تم سے نے بادشاہون اور شہزادون کو تباہ و برباد کر دیا اگر مین سے نے کچھہ جھوپڑیان
جلائی ہین تو تم سے نے روے زمین کے بڑے بڑے آباد شہر اور شاداب سلطنتین
خاک کر ڈالین پھر فرق کیا رہا بجز اسکے کہ چونکہ تم بادشاہ پیدا ہوے تھے اور مین ایک
معمولی آدمی کی حیثیت سے دنیا مین آیا تھا لہذا تم کو موقع ملا کہ بہ نسبت میرے زیادہ
ڈاکو بنجاو ۔ ؟

سکندر۔ لیکن اگر مین سے نے مثل بادشاہون کے کچھہ لیا ہے تو بادشاہون کی طرح
فیاضی بھی کی ہے اگر مین سے نے سلطنتین برباد کی ہین اون سے زیادہ عظیم الشان
سلطنتین قائم کی ہین مین سے نے فنون تجارت اور فلسفہ ان چیزون کو ترقی دی ہے۔
ڈاکو۔ مین سے نے بھی جو کچھہ امیرون سے لیا ہے اوس کو نہایت فیاضی سے غریبونکو
دیا ہے۔ بے شک فلسفہ کا جو آپ سے نے ذکر کیا اوس سے مین بہت ہی کم واقف ہون
لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ سے نے یا مین سے نے جو کچھہ برائیان دنیا کے ساتھہ کی ہین اونکی
مکافات آدھی بھی نہ کبھی آپ کر سکینگے نہ مین ۔

پھر تانتیا نے غصہ کی نگاہ سے گھور کر ہمنت کو اسطرح دیکھا کہ گویا وہ عدالت مین نہین ہے اور نہ عدالت کا خوف اوس کے دل مین ہے۔ اوس نے دلیری سے ہمت سے مخاطب ہوکر کہا کہ اس بات کو اچھی طرحسے ذہن نشین کر لو کہ مین تانتیا ہون اور دوسرے لوگ جو میری گرفتاری مین معین و مددگار ہین اون کو بھی اس کا یقین دلا دو۔ اگر مین اس وقت پابزنجیر نہ ہوتا تو مین تم کو اور عدالت دونون کو دکھلا دیتا کہ ایک جھوٹے کی کیا سزا ہونی چاہئے۔ مجسٹریٹ تانتیا کی یہ گفتگو سنکر بہت ناخوش ہوا اور گواہ سے کہا کہ گواہون کے چبوترے پر سے اوتر آؤ۔ تانتیا و دیگر مجرمان نے کچھ اور بات چیت نہین کی بلکہ غصہ کی نگاہ سے ہمت کو دیکھتے رہے اوس نے کسی گواہ سے سوالات جرح نہین کئے اور سب کے اظہار کے بعد یہی کہتا تھا کہ جو کچھ اس نے کہا سراسر جھوٹ ہے۔ صرف اس امر کی شکایت کی کہ ہمت کا اظہار بالکل جھوٹا ہے اور اوس کے مطابق کسی عدالت انصاف کو کاروائی نہین کرنی چاہئے۔ اوس نے کہا کہ مین سچائی کا عاشق ہون اور اس

سکندر۔ مجھے تنہا چھوڑ دو۔ اس شخص کی زنجیرین علیحدہ کر لو اور اوس سے اچھی طرحسے پیش آؤ۔ کیا حقیقت مین ہم دونون یکسان ہین؟ سکندر اعظم اور وہ ایک ڈاکو کی طرح سے ہو! مجھے غور کرنے دو۔ مترجم

امر سے ہرگز انکار نہین کرتا کہ مین اور میرے دوسرے ساتھی سب ڈاکو ہین لیکن مین عدالت کو اس کا یقین دلاتا ہون کہ یہ خاص چوری جس کا اس وقت مجھپر الزام لگایا ہے اور جو زیر تحقیقات ہے اس سے مجھسے کچھ واسطہ نہین اس تحقیقات مین میرے ساتھ سراسر بے انصافی ہو رہی ہے اور ہملوگون پر جو شبہ ہے اوس کی بنیاد ذرا بھی نہین ہے۔ مجسٹریٹ نے تجویز لکھنی شروع کی اور اوس وقت ایک سناٹا سا ہو گیا۔ عدالت نے مندرجہ ذیل فقرات سنائے۔

"حالات مقدمہ اور تمھارے اقرار سے جو تم نے عدالت مین بیان کیا ہے اس مین ذرا بھی شبہ نہین کہ تم مجرم ہو۔ دوسری پیشی کی تاریخ تک قیدی کھنڈوا کے جیل مین بھیجے جائین"

ایک ہی دو دن کے بعد ایک نہایت عجیب و غریب واقعہ ہوا جس کے سمجھنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ ناظرین کو اوس جیل کا نقشہ سمجھا دیا جائے جس مین کہ تانتیا معہ اپنے دیگر ساتھیون کے محبوس تھا۔ جیل کے چارون طرف نہایت مضبوط۔ پختہ دیوارین ۔۔۔ فٹ اونچی بنی ہوئی ہین اور دیوارون کے اوپر محافظون کے بیٹھنے کی جگہہ بنی ہوئی ہے۔ جیل کے دو خاص دروازے ہین جنپر دو مختلف محافظ ہر وقت پہرہ کے لئے موجود رہتے ہین ایک دروازہ تو دیوار مذکور مین ہے اور دوسرا پہلے دروازہ کے سامنے ہے جس مین سے ہو کر جیل کے اندرونی ۔۔۔ مین داخل ہونا پڑتا ہے بجز اس کے

کہ کوئی قیدی نکالا جاے یا داخل کیا جاے اور کسی وقت ان دروازون کا تالا نہین کھلتا۔ ان دونون دروازون کے بیچ مین جو جگہہ چھوٹی ہوئی ہے اوس کے دونون طرف جیل کے دفتر کے کمرے ہین۔ احاطہ کے دیوارون سے ذرا آگے کو چلکر خاص مکان محبس بنایا گیا ہے مکان محبس مین بہت سے کمرے ہین جن مین ہر ایک پندرہ فٹ اونچا ہے۔ دفتر مین جس کے کمرے دونون دروازون کے بیچ مین ابھی بیان کئے گئے ہین ایک رجسٹر رکھا رہتا ہے جس مین داخلہ کے وقت ہر قیدی کا نام۔ پتہ اور حلیہ لکھا جاتا ہے۔

تانتیا۔ بجنیا۔ دولیا بھی پہلے دفتر مین گئے اور رجسٹر مین یہہ سب مراتب لکھے گئے۔ اس وقت چند بھیل قیدی جو جیل کے احاطہ مین کام کر رہے تھے اتفاقاً اون لوگون کی نظر **تانتیا** پر پڑی اور وہ سب فوراً اوس کے پاس گئے۔ تھوڑی دیر بات چیت کر کے اوس سے علیحدہ ہو گئے۔ اس امر کا خیال رہے کہ قیدیان متذکرہ بالا کمرہ نمبر ۸ کے متعلق تھے اور یہہ قیدی حوالات نمبر ۷ مین رکھے گئے۔

تیسرا باب

تانتیا کا معہ اپنے ہمراہیون کے فرار ہونا۔ ہمت کا انجام

جیلر اور محافظان جیل تانتیا اور اوس کے ساتھیون کی توسیکل صورتین دیکھکر دنگ ہو گئے۔ تانتیا اور محافظ حوالات مین ایک دن کچھ جھگڑا ہو گیا اوسی رات کو تانتیا نے اپنا بھیس بدلکر محافظ حوالات کو مارتے مارتے ادھ مرا کر دیا۔ جیلر بوجہ عدم شہادت تانتیا پر مشتبہ ہوا اور یہہ مناسب سمجھا کہ ان سب مجرمون کو علیحدہ علیحدہ کوٹھری مین رکھنا ضروری ہے۔ ۲۴ دسمبر کی شام کو تانتیا خبر پا گیا اور اپنے ساتھیون سے نکل بھاگنے کی سازش کی پچھلی رات مین چھت کاٹنے کی صلاح ہوئی۔ کمرہ نمبر ۸ مین جتنے بھیل قیدی تھے اون مین خفیہ سازش ہو گئی اور اون مین سے ایک نے دن مین کسی وقت تانتیا کے کمرہ مین ایک کیل گاڑ دی۔ وہ لیا اپنے کپڑے کو چالاکی سے شہتیر مین باندہ کر یون گھنٹہ تک لٹکا رہا اور اوسی لٹکنے کے وقت مین کیل سے کام کرتا رہا۔ ایک سوراخ کیا اور اوس مین سے تین چلتے ہوئے۔ اب ان لوگون نے یہہ کوشش کی کہ کمرہ نمبر ۸ کے دسون قیدی اور بھی نکل جائین۔ محافظ اسٹول پر بیٹھا ہوا اونگھ رہا تھا کہ اوس کا کام تمام کر دیا۔ قفل توڑ کر اندر داخل ہوئے اب صرف اتنی بات رہگئی تھی کہ احاطہ کی دیوار پھاند جائین۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ اون کے حرکات و سکنات کی تشریح کیجائے

غرضکہ جب وہ لوگ جیل کے باہر گلی مین پہونچے تانتیا کو یہ خیال گذرا
کہ جیل سے یون چپ چاپ چلدینا بزدلی مین داخل ہے دیوار پر
کھڑا ہوکر للکار کر کہا کہ اے لائق جیلر صاحب دیکھئے اور ہوشیار
ہوجئے کہ تانتیا اور اوس کے ساتہیون کی چالاکی آپ کی محافظت
سے بہت زیادہ ہے۔ تانتیا کے سے آدمی کو تمھارا جیل اور کہپریل
کا مکان ایکسا ہی ہے ہوشیار ہو جاؤ اور دیکہنا ہے کہ اوسے کیسے
پکڑ پاتے ہو یہ کہکر کودا اور اپنے ساتہیون سے علحدہ ہوکر چلتا
ہوا۔ ادہر اس کی بات ختم ہوئی تھی کہ جیل مین ہل چل پڑگئی اور افسران
جیل جہان سے کہ آواز آئی تھی فورًا اوس جگہہ پہونچے۔ جیلر فورًا
اوس جگہہ پہونچا اور ایک ایک کونا دیکہتا پھرا لیکن اوسے کسی بے عنوانی
کا پتہ نہ چلا۔ اب اوس نے کمرہ نمبرے کی دیکہہ بہال جو کی تو معلوم ہوا کہ
چھت کٹی ہوئی ہے اور قیدی غائب ہین اور یہی حالت بخیسہ اوس نے
اور کمرون کی بھی دیکھی اور ہکا بکا سے رہگیا۔ وارداتی گھنٹہ بجا جس کی
یہہ علامت تھی کہ کوئی غیر معمولی بات ہوئی ہے اس آواز پر جیلخانہ کے
اور بھی گھنٹے بجنے لگے۔ تانتیا بارہ بجے رات کو جیل سے بھاگا
اور یہہ چاہا کہ جلدی سے کھنڈوا کی سرحد سے باہر ہو جاوے۔
ہوپھٹتے کھنڈوا کے جیل خانہ سے تیس میل کے فاصلہ پر مقام ملن
پر سب کے سب پہونچے وہان پہونچکر تانتیا نے چاہا کہ وہ سب کے
سب تبدیل لباس کرلین۔ تانتیا نے اپنے ساتھیون مین سے ایک

کو قریب کے ایک گانوْن مین بہیجدیا اور باقی سب کے سب جنگل مین
پڑے رہے اوس نے سڑک پر پہونچکر ایک راہ چلتے سے یہہ خواہش
کی کہ وہ بازار کا پتہ بتادے جہان کپڑے بکتے ہون۔ بازار کو پہونچکر
یہہ دونون علیحدہ ہوے۔ دوپہر کا وقت تہا اور ایک بزاز اپنی دوکان
بڑہا رہا تہا اوس سے یہہ خواہش کی گئی کہ وہ تھوڑا کپڑا تانتیا کے
آدمی کو دیدے۔ تانتیا کا نام درشنی ہنڈی تہا اوس کے لئے
بزازون نے اجازت دے رکھی تھی کہ جس قسم کے کپڑے کی اوسکو
ضرورت ہو اون لوگون کی دوکان سے منگوالے۔ اوس نے تیرہ
تہان کپڑے کے لئے اور جب وہ چلنے لگا تو اوس سے یہہ درخواست
کی گئی کہ وہ تانتیا کے کھانے کے لئے کوئی ناچیز تحفہ لیتا جاے۔
دو گھنٹے کے بعد وہ آدمی اپنی جگہہ پر واپس آگیا۔ تانتیا نے یہہ سنکر
کہ کپڑے بیچنے والون نے اوس کے ساتھہ اچھا برتاؤ کیا ہے بہت
خوش ہوا اور اون کے اس احسان کو شکر گذاری کے ساتھہ تمام عمر
یاد کرتا رہا۔ تانتیا جس طرح سے اپنے دشمنون سے بدلہ لینے مین
سرگرم تہا اوسی طرح سے اپنے دوستون اور مدد کرنے والون کے
ساتھہ احسان کرنے اور اون کو فائدہ پہونچانے کے لئے مستعد
رہتا تھا۔ جہان کہین وہ گیا جن جن گانون مین وہ پھرا بہیل اور غریب
لوگون نے خوشی سے اوس کا استقبال کیا۔ اون لوگون نے
تانتیا کے قید ہونے کا حال سنا تہا اور اب خود اوسی کی زبان سے

جیل سے فرار ہونے کی حیرت انگیز و تعجب خیز بات سنی یہ کیا بات تھی تانتیا اگرچہ چور تھا
لیکن پھر بھی لوگ اوس سے محبت کرتے تھے اوسکی غیر معمولی فیاضی جو غربا اور ضرورت
مندکی مدد کے لئے ہر وقت مستعد رہتی تھی اوسکا دلی تعلق جو اپنے دوستوں کے ساتھ تھا اور
اوسکی غیر محدود محبت و ہمدردی جو اپنے ملک والوں کے ساتھ تھی انہیں سب باتوں نے اوسکو ہر دل
عزیز بنا دیا اور ہر شخص اُسکو محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ تانتیا جنگلوں مین مارا مارا پھرتا
تھا کہ ایک دن انجیر کے درخت کے نیچے اوس کو ایک برہمن ملا جو نہایت
آہ و زاری کے ساتھ رو رہا تھا جب اوس مصیبت زدہ نے تانتیا
اور اوس کے ساتھیون کو چور سمجھکر بہ مشکل بھاگنے کی کوشش کی تھی
کہ تانتیا نے اوس کو آواز دی "باپ تم مت ڈرو مین تانتیا غریبون کا
بچانے والا ہون"۔ برہمن اوس کا نام سنکر روتا ہوا ٹھہر گیا جب اوس کا
دکھہ درد دریافت کیا گیا تو اوس نے بیان کیا کہ جب مین اس حصہ
جنگل سے جا رہا تھا کہ چورون کے گروہ نے آکر میرا سرمایہ اور کچھہ
کھانے کی چیزین جو مین اپنے قحط زدہ خاندان کے لئے لیجا رہا تھا
چھین لیا۔ تانتیا نے فوراً اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ چورون کا پتہ
لگائین اور برہمن کو کچھہ غلہ اپنے رسد مین سے دلوا دیا۔ تانتیا
اگرچہ ایک خانہ بدوش ڈاکو تھا لیکن اوس کے دل مین محبت ازدواجی
کا مادہ موجود تھا۔ جسودا جس کا حال ناظرین پڑھ چکے ہین اوسکی
معشوقہ تھی۔ چھہ برس پہلے تانتیا نے اوس کو اپنے گھر مین چھوڑا تھا
پھر ہم نہین کہہ سکتے کہ اس عرصہ مین وہ اس سے چھپ کر ملتا رہا یا نہین

اب وہ اوس کے دیکھنے کے لئے بے قرار ہوا اور یکایک اوس کے دل مین جوش پیدا ہوا جس کے نسبت مین نہین کہہ سکتا کہ کیونکر پیدا ہوا اوس نے اپنے اس خیال کو بجنیا اور دولیا سے ظاہر کرکے اونکو پوکھر چلنے کا حکم دیا۔ پوکھر جاکر تانتیا نے جسودا سے ملاقات کی اور دو ایک دن اوس کے ساتھ ٹھہر کر تھوڑے دنون کے کھانے پینے کا بندوبست کر کے رخصت ہوا۔ بعض ناظرین کے دل مین یہہ سوال پیدا ہوگا کہ جسودا کا باپ تو تانتیا کا جانی دشمن تھا پھر اوس نے کیونکر گوارا کیا کہ اوس کی بیٹی جسودا تانتیا کے ساتھ خاص اوس کے مکان مین صحبت گرم رکھے اس کا مختصر جواب مین صرف یہی دیسکتا ہون کہ اون موجودہ حالات مین اکثر لوگ ایسا ہی کرتے اور سیبا پاٹل نے بھی دیکھکر کہ اوسکی بیٹی جسودا کا عشق تانتیا کے ساتھ جنون کی حد کو پہونچگیا تھا اور اوس کا روکنا قریب ناممکن تھا لہذا اپنی بیٹی کے عاشق کی خاطر سے تو نہین بلکہ خود اپنی بیٹی کی خاطر سے چشم٭ پوشی کر گیا۔

۳۔ اپریل ۱۸۵۹؁ کو تانتیا معہ اپنے ساتھیون کے مسلح ہوکر تاریکی مین کھنڈوا کے بازار سے جانے کے لئے نکلا وہ ایک سڑک سے

٭ قربان اس اخلاق اور غیرت کے خیال کے ایسے ہی لوگ ہندوستان کی حکومت مین حصہ لیکر ہندوستان کی حالت درست کرنا چاہتے ہین!!! مترجم

جا رہا تھا جس کے دونوں طرف لوگ اوس سڑک پر بلا مسلح جماعت کے ساتھ کے کبھی نہین گذرتے کیونکہ وہ جنگل اس وقت تک چورون کا کمینگاہ سمجھا جاتا ہے جیسے انگلستان مین شکرم ڈاکوؤن کی خوف سے مسلح سوارون کی حفاظت مین جاتی تھی اسی طرح وسط ہند کے بعض حصون مین اشیار تجارتی بھی جنگ جو ڈاکوؤن کے ڈر سے ہتھیار بند لوگون کی نگرانی مین روانہ کی جاتی تھی۔ تانتیا تھوڑے ہی دور گیا تھا کہ اوس نے ایک چھکڑا آتے دیکھا جو لوگ اوس گاڑی پر تھے باستثنا گاڑی بان کے ڈاکوؤن کے گروہ کو آتے دیکھکر بخوف جان کود کر بھاگے تانتیا نے اپنے ساتھیون کو حکم دیا کہ اون کے اسباب لوٹ لو یہان ناظرین تانتیا کے اس حرکت پر اوس کو مجرم قرار دینگے لیکن اس غلط خیال٭ سے بچنے کے لئے یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ تانتیا نے جب گاڑی بان سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اسباب پٹرودی کے دولت مند زمیندار کا تھا اوس کا اصول٭٭ تھا کہ ہر صاحب قوت کا فرض منصبی ہے کہ دولت مند کو تباہ کرے اور غربا کو فائدہ پہونچائے اور اسی اصول کی پابندی سے تانتیا اس ڈاکہ کا مرتکب ہوا۔ تانتیا کھنڈوا کے بازار مین پہونچا چند ساعت سستا کے آگے بڑھا۔ راستہ مین وہ

٭٭ بابو صاحب اس پاک اصول کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین لیکن خیریت یہہ ہے کہ اون مین تانتیا کی سی طاقت و جرءت نہین ہے۔ مترجم

اپنے دوستون سے ملتا گیا تاکہ اون کو یقین ہوجاے کہ تانتیا جیل
سے بھاگ آیا ہے۔ ایک دن تانتیا اور اوس کے ساتھی سفر کے
مصایب اور بھوک کی بیتابی سے آرام لینے کی جگہہ تلاش کر رہے تھے
کہ اتفاق سے ایک گاڑی اون کے نظر سے گذری۔ گاڑی قریب
پھونچی تو دیکھا کہ اوس مین دو آدمی ہین دریافت سے معلوم ہوا کہ ایک
کا نام موسان اور دوسرے کا نام مہادیو ہے اور دونون موضع
رچپنا کے رہنے والے ہین۔ اون لوگون سے یہہ التجا کی گئی کہ کہین
ٹھہرنے کی جگہہ بتلائین یہہ سنکر اون مین سے ایک نے کراہت سے
کہا چل دور بدمعاش ہمارا کام نہین کہ تیری خدمت کرین اب اس مین
کچھہ بات بڑھی اور چورون نے اسباب لوٹ لینے کی دھمکی دی۔ مہادیو
قوی اور بہادر آدمی تھا لاٹھی لیکر سیدھا ہوگیا تھوڑی دیر تک تو کسی کو
اپنے قریب پہنچنے نہین دیا لیکن ان گوارون کے حملون سے مغلوب
ہوکر تانتیا کے ایک آدمی کو ضرر شدید پہونچا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کی
اطلاع پولس کو ہوئی تحقیقات شروع ہوئی تخمیناً چھہ آدمی مشتبہ قرار پاے
لیکن عدم شہادت مین سب کے سب رہا کردیے گئے۔ اس واقعہ کے
تھوڑے دنون بعد تانتیا کسی گانون کے ایک دولتمند آدمی کے
پاس پھونچا اور یہہ ظاہر کیا کہ وہ اور اوس کے ہمراہی سرکاری سپاہی ہین
اور کسی ضرورت سے بھیجے جاتے ہین اون کو ٹھہرنے کی جگہہ ملنی چاہیے
یہہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ تانتیا نے دیکھا کہ ہمت نے ایک گوشہ سے

سر نکالا لیکن تانتیا کو دیکھتے ہی وہ غریب وہان سے اپنی جان بچا کر
بھاگا - اوس دولت مند زمیندار کے ہان خوب کھاپی کر تانتیا نے
بھوپل پر چڑھائی کا ارادہ کیا جہان ہمت رہتا تھا - یہی ہمت وہ
شخص ہے جس کی اعانت سے قبل اوس زمانہ کے کہ تانتیا نے ڈکیتی
شروع کی تھی اسپر سرقہ کا جرم عاید ہوا تھا اور سوہن نے تانتیا کا راز
افشا کیا تھا - تانتیا نے ہمت کو بہ اجلاس ڈانٹا تھا اور یہہ زبانی ہی
دہمکی نہین تھی - ۲۷ - جون ۱۸۷۸ء کو سترہ ہمراہیون کی جمعیت کے ساتھہ
بھوپل پہونچا اور ہمت کے مکان مین بالجبر داخل ہوا - سارا گانون
لرز گیا - ڈاکوؤن کا شور اور گھر والون کا واویلا - بندوقون کی آوازین
ان سب نے سارے گانون کو خایف کر دیا - تانتیا نے اپنے
ساتھیون کو حکم دیا کہ ہمت کو گرفتار کر لو اور جو مال و اسباب تم کو ملے
لوٹ لو یا برباد کر دو - یہہ نہ سے قیامت کا منظر تھا کہ ہمت کی جورو
اپنی چھاتی پیٹ رہی تھی اور اوس کے ارد گرد اوس کے بیکس بچے
بلبلا رہے تھے - اوس بیچاری عورت نے اپنا تمام زیور دیدیا سونے کی
اشرفیون اور جواہرات سے بھرے ہوے کئی صندوق خود کھول دیئے
اور رو کر ظالم ڈاکوؤن سے التجا کرنے لگی کہ یہہ سب لے لو اور
میرے شوہر کی جان چھوڑ دو - تھوڑے عرصہ مین اون لوگون نے
ہمت کو بھی ڈھونڈھ نکالا جو ایک ٹوکری مین اپنے کو چھپائے
ہوے تھا وہ تانتیا کے سامنے پیش کیا گیا جس نے اوس سے

پوچھا کہ اسے جھوٹے بدمعاش تو نے تانتیا کے خلاف جھوٹی شہادت دی تہی
اب اوس کی سزا لے اور جہنم واصل ہو یہہ کہکے اوس نے اپنے آدمیون
سے کہا کہ گولی ماردین جس جراءت سے اس ڈاکہ کا ارتکاب ہوا تھا وہ
اس سے ظاہر ہے کہ موقع واردات شیوگاؤن کے تھانہ سے
تین میل کے فاصلہ پر اور کھنڈوا کے صدر تھانہ سے بارہ میل کے
فاصلہ پر۔ ابھی تک رات کو گاؤن والے جاگ ہی رہے تھے کہ ڈاکوؤن
نے ایسی کامیابی کے ساتھہ ڈاکہ ڈالا کہ کوئی کچھہ مزاحمت نہ کرسکا
اگرچہ ایک جان گئی اور دو مکان جلا کر خاکستر کر دیے گئے۔

چوتھا باب

تانتیا پولس اور دولیا کی گرفتاری

جو سنگین ڈکیتی اور قتل موضع بھوپل مین ہوا اوس کی اطلاع پولس کو ملی جس نے حتی المقدور اون مجرمون کے پتہ لگانے مین کوشش کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا۔ مختلف تھانون مین احکام اوس کی تفتیش کے لئے بہیجے گئے اور ایک خاص پولس کی جمعیت تانتیا کی گرفتاری کے لئے تانتیا پولس کے نام سے قایم کی گئی۔ چونکہ ہمت اپنے مکان مین اسی وجہہ سے قتل کیا گیا تھا کہ اوس نے تانتیا کی گرفتاری مین پولس کو مدد دی تھی لہذا اب پولس کو یہہ بات لازم ہوئی کہ اون

طبع کی یہہ کیفیت دیکھی تو اوس کی تحسین و آفرین کی اور تنہائی مین عبد اللہ سے
سارا ماجرا کہہ سنایا اور اوسکو مبارکباد دیکے تاکید کی کہ ایسے ہونہار۔ غیر معمولی ذہین
لڑکے کی تعلیم سے ایک لحظہ غافل نرہے۔ یہہ عجوبہ روزگار شاگرد اقلیدس کے
پیچیدہ مسائل اور اوس فن کی باریکیان اپنے لایق اوستاد کے روبرو ایسے خوبیون
سے بیان کرتا کہ اوس کو حیرت ہوتی۔ حسین نے مقدمات علم مجسطی سے فراغت
حاصل کرکے اشکال ہندسہ کی طرف توجہ کی۔ جب ابو عبد اللہ ناتلی اوس کی تعلیم سے
لینے کو قاصر پایا تو بو علی سے کہا کہ اس کتاب کو بطور خود مطالعہ کرے اور جس
مسئلہ مین شک و شبہہ واقع ہو اوس مین اوستاد سے بحث کرکے تصفیہ کرلیا کرے
اسی اثنار مین ابو عبد اللہ ناتلی کو سفر کرگانج پیش آیا اور خوارزم کی طرف چلا گیا۔
اون دنون شیخ بطور خود تحصیل علوم کی طرف متوجہ رہا۔ شب و روز کتب بینی
مین اپنی اوقات صرف کرتا۔ فنون حکمت مین جہان کوئی کتاب دستیاب ہوتی
نقل کرکے یا خرید کر اپنے کتب خانہ مین داخل کرتا۔ فلسفہ مین جب اوس کو کامل
استعداد ہوگئی تو طب کے جانب رجحان ہوا۔ اوس زمانہ مین ایک شخص حسن
بن نوح القمری بخارا کا رہنے والا اسرار اطبا خیال کیا جاتا تھا امیر منصور سامانی
کے مصاحبت مین سرافراز اور حرم سرا سلطانی کا معالج تھا۔ محمد بن زکریا
رازی کا یہہ طبیب ہمعصر تھا۔ چند روز شیخ اوس کے مطب مین حاضر رہا اور اوسکے
طریقہ علاج کو دیکھا کیا۔ طب کے لئے تو گویا خدا نے شیخ کو ایسا ہی پیدا کیا
تھا تھوڑے عرصہ مین اوس نے اس فن مین ایسی قابلیت حاصل کرلی کہ بڑے
بڑے طبیب بغرض استفادہ اوس کی مجلس مین حاضر رہنے لگے۔ شیخ ہر طرح
کے دقایق اور نکات کو اون کے روبرو بیان کرتا۔ اس فن مین ایسی ایسی
تالیفات و تصنیفات مرتب کین کہ اسوقت تک طب یونانی کا دار و مدار سمجھی جاتی

ہین اور سمجھی جاتینگی بعدہ معالجات کی طرف توجہ کی اور مطب شروع کیا۔ روزصدہا
بیمار جو امراض صعب اور مزمنہ مین گرفتار تھے اوس کے پاس حاضر ہوتے اور
حسن تدبیر سے شفا پاتے لیکن باوجود اس مشغلہ طب کے علم فقہ سے ایک لمحہ
غافل نرہتا۔ مناظرات فقہا پر غور کرنا ہمیشہ اوس کی دلچسپی کا باعث تھا۔ تاریخ
شاہد ہی کہ باوجود اس درجہ کمال کے ہنوز اوس کی عمر بیس برس تک نہ پہونچی تھی
ہمارا کمسن فخر الیشیا۔ علوم یونان کو زندہ کرنے والا ہیرو اس کمال اور عزت
حاصل کرنے کے بعد پھر از سر نو مطالعہ و تحقیق علوم منطق و حکمت پر مستعد ہوا
اور ایک برس تک اوس مین مشغول رہا خود لکھتا ہے۔ ''تمام رات مین صرف
اسقدر سوتا ہون کہ قوای جسمانی کو ضرر نہ پہونچے اور غذا صرف اسقدر کہاتا ہون
کہ ضعیف نہ ہوجاؤن۔ جب کوئی مشکل مسئلہ میرے سامنے آتا ہے اور اوس کے
حل کرنے سے عاجز ہوتا ہون تو باوضو جامع مسجد مین جاکر گریہ زاری کرتا ہون اور
اوس مشکل مسئلہ کے انکشاف کی خدا سے دعا کرتا ہون''۔ کتب بینی کے زمانہ
مین بہی تصنیفات و تالیفات سے غافل نہ تھا۔ ہر فن مین برابر کتابین لکھتا
جاتا یہان تک کہ کل علوم پر محیط ہوگیا۔ اوس کے بعد کتاب مابعد الطبیعۃ
کہ جسے ماقبل الطبیعۃ۔ علم اعلیٰ۔ فلسفہ اولی اور علم کلی کہتے ہین دیکہنا شروع
کیا۔ چونکہ اس علم مین ایسے امورات سے بحث کی جاتی ہے جو اپنے وجود
ذہنی یا خارجی مین مادہ کے محتاج نہ ہون مثلاً ذات باری تعالی و مجردات۔ شیخ
کو باوجود اس کمال جودت ذہن کے سخت دقت پیش آئی اور اوس علم کے فہم
مطالب سے قاصر رہا۔ یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اوس زمانہ مین جو علما اپنے کو اس
علم کا ماہر جانتے تھے اور اس علم کا درس دیتے تھے اونکے برابر بھی شیخ نہ سمجھ سکا
نہین اون سے بہت زیادہ سمجھا اور اون لوگون کے شکوک اونکی سمجھ کے مطابق

ہمیشہ رفع کرتا رہا لیکن شیخ کو جو شکوک پیدا ہوتے تھے اونکا رفع کرنیوالا کون تھا
بہت دنون تک اسی اوجھن مین رہا آخر نہایت مایوسی کے ساتھ مطالعۂ کتب
سے روگردانی کی اور اس سبب سے نہایت پریشان خاطر اور افسردہ دل رہا اتفاقاً
اتفاقاً ایک روز بخارا کی بازار مین گذرا۔ کتب فروش نے آکر ایک کتاب اوسکے روبرو پیش کی اور اوسکے
خریدنے پر مجبور کیا۔ اوس نے کتاب کھولکر دیکھی تو وہ علم مابعد الطبیعۃ مین تھی
چونکہ اس علم سے اوس کا جی بھر گیا تھا اور ادراک مطالب مین اپنے کو قاصر
پاتا تھا کتاب کی خریداری سے انکار کیا۔ تاجر نے کہا کہ اس کتاب کا مالک نہایت غریب
محتاج اور حاجتمند ہے اگر تین درہم بھی اس کی قیمت عنایت ہو تو میرے اور مالک
دونون کی مشکوری کا باعث ہوگا۔ شیخ محض بہ نظر عنایت و رعایت تاجر کو
دو چار درہم دیکر کتاب اپنے گھر لیگیا اور نہایت غور سے اوسے دیکھنے لگا تو
معلوم ہوا کہ معلم ثانی ابو نصر فارابی کی تالیف ہے اور علم مابعد الطبیعۃ کے اغراض
مین ہے۔ ناامیدی کے ساتھ اوسکا مطالعہ شروع کیا۔ خدا کی مہربانی سے جن
مسائل کا سمجھنا دشوار ہو رہا تھا وہ سب حل ہوگئے۔ اس امر سے وہ ایسا خوش
ہوا کہ اوس جوش مسرت مین بہت کچھ اپنا مال و اسباب فقراء و محتاج کو تقسیم کردیا
اسی زمانہ مین امیر نوح بن منصور سامانی شاہ بخارا مرض صعب مین گرفتار ہوا
اور اطباء زمانہ اوس کے علاج سے عاجز ہوکر دستکش ہوگئے۔ امیر کو یوماً فیوماً
ناامیدی ہوتی جاتی تھی اور مرض ترقی کرتا جاتا۔ چونکہ شیخ کا شہرہ عالمگیر ہو رہا
تھا اکثر خیرخواہان دولت نے اوس کے فضائل و معالجات کا ذکر امیر سے کیا
حکم ہوا کہ جلد طلب کیا جائے۔ شیخ نے حاضر ہوکر نہایت غور سے نبض دیکھی اور
تشخیص مرض کرکے علاج شروع کیا آناً فاناً آثار صحت نمودار ہوے اور بہت جلد
مریض صحیح ہوگیا۔ سلطان نے اوس کے علم و کمال سے نہایت خوش ہوکر

انعام و خلعت کا مینہہ برسا دیا اور حکم دیا کہ ہمیشہ حاضر بارگاہ عالی رہا کرے۔ تہوڑے دنون مین اوس کا مرتبہ جمیع علماء و ارکان دولت سے بڑہگیا۔ بادشاہ نے اوسکو کتب خانہ شاہی کے مطالعہ و سیر کی اجازت دیدی تہی وہ مشغول کتب بینی رہا کرتا جس کتاب کو متعدد پاتا ایک نسخہ لیکر اپنے کتب خانہ مین داخل کرتا اور جو نسخہ ایک ہوتا اوس کی نقل لیکر اپنے کتب خانہ مین شامل کرتا۔ اتفاق سے اونہین دنون کتب خانہ شاہی مین آگ لگی اور بڑا حصہ کتب خانہ کا جلکر خاکستر ہوگیا اکثر حاسدون نے یہہ مشہور کیا کہ شیخ نے کتب خانہ مین آگ لگادی ہے تاکہ کتب متقدمین باقی نرہین تو اون علوم و تصنیفات کو اپنی طرف منسوب کر سکے۔ رفتہ رفتہ یہہ خبر سلطان تک پہونچی لیکن امیر نوح بن منصور سامانی شاہ بخارا کچہہ معمولی خیال کا آدمی نہ تہا وہ شیخ کی لیاقت اور جلالت شان کا پورا موازنہ کرچکا تہا۔ اس خبر کو سنکر سخت متحیر ہوا اور منہہ پہیر لیا اور شیخ کی وقعت اوس کی نظرون مین ویسی ہی قائم رہی بلکہ ترقی کرتی گئی۔ اوسی زمانہ مین شیخ نے ابوالحسن عروضی کی فرمایش سے ایک کتاب مجموع فلسفہ مین لکہی۔ ابوبکر برقی اوس عہد مین علم فقہ و تفسیر مین منتخب روزگار۔ اور زہد و اتقا مین سرآمد زہاد زمانہ تہا اوس نے نہایت اصرار کیا کہ شیخ ایک کتاب علم اخلاق مین لکہے۔ شیخ نے اس بزرگ کی فرمایش کی تعمیل کی اور کتاب (البر والاثم) تصنیف کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ شیخ کی قدردانی بڑے بڑے خداپرست اور زاہد و عابد کرتے تہے۔ ابن خلکان لکہتا ہے کہ جس زمانہ مین شیخ نے یہہ کتابین تصنیف کین اوسکی عمر بائیس سال سے زیادہ نہ تہی اسی درمیان مین امیر نوح بن منصور سامانی نے سفر آخرت کیا۔ بخارا مین وہ فتنہ برپا ہوا کہ امن باقی نرہا۔ چندے تو اس طوفان حوادث مین امیر منصور بن نوح کے ہاتہہ مین عنان حکومت رہی پہر تو غزنویون کا وہان دور دورہ ہوا

ملزمون کو گرفتار کرکے اس شبہے کو دور کردین کہ تانتیا کے مقابلہ مین پولس کی طاقت کم ہے۔ افسران پولس نے ہر ایک گاؤن مین ڈھونڈھ مارا لیکن تانتیا اور اوس کے ساتھیون کا پتہ نہ لگا تانتیا پولس کی بو پاکر دور ہی سے علیحدہ ہوجاتا اور جنگلون۔ صحراؤن اور پہاڑیون مین چلدیتا اور پولس کی بہترین کوششین ناکام رہتین۔ وہ کسی گاؤن یا کسی جگہہ مشکل سے ایک دن کے لئے بھی نہین ٹھہرا اور ہمیشہ اپنے کو نوکل تھانہ کے خطرون اور موقع گرفتاری سے بچاتا رہا۔ اشتہار دیا گیا کہ جو شخص تانتیا کو گرفتار کر سکیگا یا ایسی اطلاعین بہم پہونچائیگا جن کے ذریعہ سے اوس کی گرفتاری عمل مین آسکے تو اوسکو ایک معقول اور معتدبہ رقم انعام مین دیجائیگی۔ ایک مرتبہ ایک مالگذار کو یہہ معلوم ہوا کہ تانتیا معہ اپنے پندرہ ساتھیون کے قریب کے جنگل مین ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا ہے۔ ملازم سرکاری ہونے کی وجہہ سے۔ انعام کی امید اور گورنمنٹ کی نظرون مین وقعت حاصل کرنے کے خیال سے اوس نے خفیہ افسران کو اطلاع دی۔ وہ فوراً ہی تانتیا پولس کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس خوشی خوشی گیا اور تانتیا کے قیام کی اطلاع دی۔ سنتے ہی افسر مذکور بہت سے کانسٹبل لیکر فوراً موقع پر پہونچا چور نیند مین بے خبر تھے اور گرفتار کر لئے گئے مالگذار مارے خوشی کے دیوانہ ہوگیا اور ادنیٰ درجہ کے کانسٹبلون مین سے ہر ایک اپنے اپنے طور پر تانتیا کے گرفتار کرلینے کی شیخیان بگھار

رہا تھا بلکہ حقیقت مین تمام محکمہ پولس خوشی مین کہ تانتیا گرفتار ہوگیا اور
محنتین اور کوششین ٹھکانے لگین پھولا نہ سماتا تھا اوسوقت کا تعجب
اور اون کی حیرت دیکھنے کے لایق تھی جب اونھون نے سنا کہ جو شخص
گرفتار ہوا ہے وہ اوس کا یار غار دولیا ہے اوس کا مقدمہ سشن جج
کے سامنے فیصل ہوا اور حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا ہوئی
دوسرے ڈاکوؤن کو بھی بڑی بڑی میعادین ہوگئین۔ قبل اس کے کہ
دولیا دریاے شور بھیجا جاے وہ جبل پور کے جیل مین رکھا گیا۔
دولیا کے علیحدہ ہونے سے تانتیا کا ایک مضبوط اور رفیق دوست
ضایع ہوگیا دولیا اور اوس کے ساتھی کے تیرہ ڈاکوؤن کی گرفتاری
کی وجہ سے تانتیا کے طریقہ ڈاکہ زنی کا ایک نیا حال معلوم ہوتا ہے
اگر تانتیا دولیا کی گرفتاری کے وقت اوس کے ساتھ ہوتا تو بلا تشبیہ
فوراً گرفتار ہوجاتا اور غالباً ہم لوگون کے لیے اس دلچسپ قصہ کا خاتمہ ہوجاتا٭
غیر معمولی طاقت کے علاوہ اوس مین ایک عجیب ذہانت کا مادہ موجود تھا
جس کی وجہ سے وہ اپنی یکایک گرفتاری سے بچ جاتا۔ تانتیا نے
اپنے ساتھیون کی مختلف جماعتین مقرر کرکے ہر ایک جماعت کا ایک

٭ ہمارے بہادر مصنف اس موقع پر تانتیا کے بچ جانے سے خوش ہین کیونکہ صاحب بہادر کے نزدیک اوس کی سوانح عمری بنگالہ مین جرات اور اخلاق حسنہ حاصل کرنے کے لئے ایک عمدہ سبق ہے۔ مترجم

ایک سردار مقرر کر دیا تھا اور ہر جماعت کی طاقت اور چالاکی کے مطابق اون کو علیحدہ علیحدہ معرکون کے لئے بھیجتا تھا اور ایک خاص محفوظ جگہہ قرار دیجاتی تھی جہان کہ کل مختلف جماعتین اپنا اپنا کام پورا کرکے اکٹھا ہوا کرتی تھین اور اپنی اپنی کارگزاریان بیان کرتی تھین۔ اسی وجہہ سے دولیا تانتیا سے اس موقع پر علیحدہ تھا یعنی یا تو جس کام کے لئے وہ متعین کیا گیا تھا اوس کو ابھی پورا نہین کرچکا تھا یا پورا کرنے کے بعد اکٹھا ہونے کی جگہہ مین اب تک نہین گیا تھا جس جیل مین دولیا محبوس کیا گیا تھا وہین ایک اور رہیل قیدی ہریا نامی قید تھا۔ ناظرین یہہ نہ سمجھین کہ ہریا تانتیا کے ساتھیون مین تھا اس ہریا کی خود علیحدہ ایک جماعت ڈاکوؤن کی تھی جو سب کے سب دولیا کی گرفتاری سے پانچ چھہ مہینہ پہلے گرفتار ہوچکے تھے تاہم یہہ ضرور تھا کہ وہ تانتیا کا حال سن چکا تھا اور کیا عجب ہے کہ دولیا کے نام سے بھی واقف ہو۔ ہم پیشہ اور ہم مذاق[*] لوگون مین فطرتی طور پر ایک دوسرے کے دوست بنجانے کا مادہ موجود ہوتا ہے چاہے ہر جگہہ وہ آپس مین دوستی کا برتاؤ نہ کرین لیکن جس جگہہ وے اجنبی ہو کر جاتے ہین وہان بے شک

---

[*] کبھی کبھی جو لوگ ہم پیشہ اور ہم مذاق نہین ظاہر ہوتے اون مین بھی اتحاد قلبی معلوم ہوتا ہے مثلاً کجا بابو صاحب کی تہذیب اور کجا تانتیا اور دولیا کی طرفداری کی جانب نیچرل رجحان۔ مترجم

اون مین اتحاد ہو جاتا ہے۔ دولیا اور ہیریا اگرچہ علٰحدہ علٰحدہ کوٹھریون
مین بند کیے جاتے تھے لیکن دونون کہانا ایک ہی جگہہ بیٹھکر کھاتے
تھے اور اسی موقع پر دونون جیل سے فرار ہو جانے کی سازشین کرنے
لگے یہان تک کہ تھوڑے ہی دلون کے بعد یہہ امر ظہور پذیر ہو گیا
ادہر تو یہہ حال تھا اور وہان تانتیا نے ٹھان لی تھی کہ اوس مالگذار سے
کسی نہ کسی طرح سے بدلہ لینا چاہیے جس کی مخبری کی وجہ سے ایسے لائق
اور مضبوط ساتھیون کی علٰحدگی ہوئی ہے۔ چند روز کے بعد صرف تین ہمراہیون
کے ساتھہ ایک رات تانتیا اوس غریب مالگذار کے مکان مین وہس پڑا
اور اوس کو چارپائی پر سے گھسیٹ کر زمین پر پٹک دیا اور اوس کا سر تن
سے جدا کر دیا۔ سنا ہے کہ جب تانتیا مالگذار کا کام تمام کر کے اوس کے
گھر سے لوٹا تو بہت سے کانسٹبلون نے اوس پیچھا کیا لیکن تانتیا اور اوسکے
ساتھیون کی تیز رفتاری کو بیچارے کانسٹبل کب پہونچ سکتے تھے اور آخر اونھین
مجبورًا ناکام واپس آنا پڑا۔ تانتیا نے اپنے لشکر مین دولیا کی جگہہ وِلدیا
کو مقرر کیا۔ دولیا کے قایم مقام ہونے کے لئے جس قدر قوت جسمانی کی
ضرورت تھی اوس طاقت کے علاوہ وِلدیا تیرانداز اور نشانہ باز بھی ایسا تھا
کہ تانتیا کے بعد اوس کا کوئی مثل نہ تھا۔ ایک مرتبہ چند ڈاکو کہین ڈاکہ ڈالنے کی
غرض سے بہیجے جا رہے تھے اوسوقت تانتیا نے وِلدیا کو اون سب کا سردار مقرر کرنے
کے لئے اوس کا امتحان لیا تو وہ آٹھہ فٹ اونچا کود سکتا تھا اور ایک سانس مین
پندرہ میل تک بغیر کہین پر ٹھہرے یا آرام کیے ہوے دوڑ سکتا تھا ✤

پانچوان باب

بھجنیا گرفتار ہوا اور شارع عام مین پھانسی دیگئی

شروع سال ۱۸۵۸ء مین دولیا اور ہریا جبل پور جیل سے بھاگے
اوس وقت جیل کے احاطہ کی مرمت ہو رہی تھی۔ شام کے وقت جب معمار اور
مزدور اپنا کام ختم کرنے کو تھے کہ دولیا ہریا اور چار دوسرے جیل
قیدی ٹوکرا اپنے سر پر رکھکر دیوار کے احاطہ پر چڑھکر دوسری طرف کود کر
راہی ہوے۔ محافظ جیل کی بندوق اوس وقت بگڑی ہوئی تھی لھذا
نہ چلی اور اگر چلتی بھی تو بے سود ہوتا۔ فراری نہایت تیز رفتاری سے جنگل اور
پہاڑی کی طرف چلتے ہوے۔ اور دو دن بعد جبل پور جیل سے چالیس میل
کے فاصلہ پر ایک جنگل مین تانتیا سے ملاقات ہوئی۔ اس کہنے کی کوئی
ضرورت نہین ہے کہ تانتیا اپنے رفیق دوست کو پاکر بہت خوش ہوا کیونکہ
اوس کے علیحدہ ہونے سے تانتیا کی زندگی رنج وغم کے ساتھہ بسر ہوتی تھی
تانتیا مین پھر از سر نو نئی قوت اپنے کام کی پیدا ہوگئی اور اوس نے ایک
سال کے اندر مختلف جگھون مین تیرہ ڈاکے ڈالے۔ پولس نے ان آوارہ
گردون کے پتہ لگانے مین بے انتہا کوششین کین لیکن ناکامیاب رہے
ڈاکوون نے پولس کو دھوکا دیا غریب گانون والے جوان ڈاکوون کے
پنجۂ غضب مین گرفتار رہا کرتے تھے اعانت کے شبہہ مین مدت مدید کے لئے

سزایاب ہوئے۔ پولس کی سخت تفتیشون نے تانتیا کو انگریزی حکومت
چھوڑنے پر مجبور کیا وہ ریاست ہلکر کے جنگلون مین جلاوطن ہو گیا۔
چند دنون مین تانتیا پولس کو تانتیا کے قیام کی جگہہ معلوم ہو گئی۔ ہلکر
سے مدد لینی مناسب سمجھی گئی جو طوعاً و کرہاً دی گئی۔ سنہ ۱۸۸۸ء کے اخیر
مین بجنیا اور وادیا پولس کے پنجہ مین پھنس گئے۔ ایک دن مسٹر
براین کو یہہ اطلاع ملی کہ دو آدمی چورون کی شکل مین ایک قریب کے
جنگل مین کچھہ بات چیت کر رہے ہین وہ فوراً اوس جگہ کچھہ مسلح آدمیون کو
لیکر پہونچے اور ہر طرف سے دونون چورون کو گھیر لیا لیکن اون لوگونکے
پہونچنے مین مشکل سے ایک ہاتھہ کا فاصلہ رہگیا تھا کہ بجنیا اور اوس کے
ساتھیون نے اوچھلکر اپنی تلوارین میانون سے کھینچ لین اور ایسی عجیب
پھرتی اور چالاکی سے تلوار پھیرنے لگے کہ اون مین سے ہر ایک
روشنی کا شعلہ معلوم ہوتا تھا جس کی چمک دمک سے حملہ کرنے والون کی
نگاہین نہین پڑتی تھین اور اسی وجہہ سے آگے بڑھنے سے مجبور رہے
ایک باقاعدہ لڑائی ہوئی چھہ کانسٹبل بہت سخت زخمی ہوکر اوسی جگہہ لیٹ گئے۔
چورون نے پولس کے ساتھہ دست بدست سینہ بہ سینہ ہوکر لڑائی کی
تھوڑی دیر مین وادیا کے پیر مین ایک سخت زخم لگا جس کی وجہہ سے
وہ گر پڑا اور فوراً پابجولان کرکے مضبوط محافظون کے سپرد کیا گیا لیکن
بجنیا اب تک اپنے کو بچا تا رہا پولس کے پاؤن اوس وقت کے سامنے
ڈگمگا گئے تھے اور قریب ہی تھا کہ بھاگ کھڑے ہون کہ دو راجپوت قریب کے

جنگل سے اون کی مدد کو آ پہونچے کثیر التعداد دشمنون کی طاقت سے مغلوب
ہوکر وہ پولس کے ہاتھون کا شکار ہوگیا۔ اوس نے اپنے دشمنون کو ایک
مرتبہ علیحدہ کردیا تھا لیکن مثل ایسے شکار کے جو لگاتار پیچھے کئے جانے
کی وجہ سے نہایت تھک گیا ہو وہ پھر اپنے دشمنون کے ہاتھہ مین جا پڑا اور
اپنے دوست کی طرح پابزنجیر کردیا گیا۔ چلتے چلاتے بھی پولس پر وہ اپنا
اخیر شعبدہ چلگیا یعنی اوس نے اپنا نام تانتیا ظاہر کیا اور چونکہ اس موقع
پر اوس نے نہایت غیر معمولی بہادری و جرات دکھلائی تھی لہذا پولس والونکو
بھی یقین کامل ہوگیا کہ تانتیا یہی ہے لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد معلوم
ہوا کہ تانتیا کی گرفتاری کا خیال محض خواب تھا۔ بجنیا پر سمت کے قتل کا
الزام لگایا گیا اور قانون کی انتہا سے سزا برداشت کرنی پڑی یعنی پھانسی
دیگئی۔ ۲- فروری سنہ ۱۸۸۹ء کو بجنیا کو بہت سے بہیں تماشائیون کے سامنے
پھانسی دیگئی۔ پھانسی دینے کے لیے بجنیا کو اوس مقام پر لے گئے
جہان سمت رہا کرتا تھا اور جہان وہ اسی بجنیا کے ہاتھہ سے قتل کیا
گیا تھا۔ تماشائیون کے گریہ سے رحم اور ہمدردی کی آوازین سنائی
دینے لگین۔ تانتیا کے ساتھیون کے سردار کو ایسے مقام پر منظر عام
مین پھانسی دینے کی یہہ غرض تھی کہ جو لوگ اوس سے خفیہ سازش رکھتے
ہون اون کو عبرت ہو۔ خاموشی سے مجمع متفرق ہوگیا اور یہہ ظاہر ہوتا تھا کہ
اس واقعہ کے خوف سے ہر شخص بہت زیادہ متاثر ہوا ہے۔ اب ناظرین خود
خیال کرلین کہ تانتیا کو جو باوجود ایسے مجرم اور باغی ہونے کے اپنے

دوستون کا بڑا رفیق اور سچا ہمدرد تھا کیا صدمہ ہوا ہوگا اور اوس کے
دوست کے قتل کی جگر خراش خبر نے اوس کے دل کو کسقدر مغموم
کیا ہوگا اوس نے خیال کیا کہ اگر مجھہ ایسے باغی اور مجرم کا رفیق نہ بنتا
تو کبھی ان مجرمانہ ڈکیتیون کا مرتکب ہوکر اوس سزا کو نہ پہونچتا۔ خاموشی
کے ساتھہ اوس کے لیئے بہت رویا اور ایک مہینہ کامل ہتھیارون کو نہین
چھوا لیکن فوراً انتقام کی سخت خواہش سے غم کو رفع دفع کر دیا۔
اس وقت کو دا بر پاٹل تانتیا کے بابت مخبری کر رہا تھا اس کی
خبر جب اوس کو معلوم ہوئی تو وہ اپریل کے پہلے ہفتہ مین اپنے ہتھیار
سنبھال اوٹھہ کھڑا ہوا۔ اگرچہ اوس کے لشکر کا پھول کھلا چکا تھا اور
اکثر ساتھی قید خانون مین تھے لیکن پھر بھی تانتیا کے زیر حکم بہت سے
آدمی تھے۔ آزمایش کے بعد سب سے قابل اور ہوشیار لفا یع شدہ
لوگون کی جگہہ پر مقرر کئے جاتے تھے۔ رات کے وقت دس ہمراہیون
کے ساتھہ کودابر کے مکان مین تانتیا جبراً داخل ہوا اور کل اسباب
لوٹ لیا۔ اوس نے کودابر اور اوس کے رشتہ دارون کے مکان مین
آگ لگا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کیا اور حیرت انگیز دلیری سے بجنیا کے خوفناک
قتل کا بھی بدلہ لے لیا یعنی تانتیا ایک دن چند کانسٹبلون پر جو صدر اسٹیشن
کو جا رہے تھے جا پڑا اون لوگون کی وردیان چھین لین اور اونمین سے
جس جس نے مقابلہ کا ذرا بھی ارادہ کیا اوس کی ناک کاٹ لی۔

چھٹوان باب

دولیا اور سرپا کی آخیر گرفتاری اور حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا

واقعات مندرجہ بالا سے کچھ دنون بعد تانتیا نے معہ اپنے تین ساتھیون کے ایک دولت مند زمیندار علی پور کے گھر کا راستہ لیا اوس کو یہہ اطلاع ملی تھی کہ اسنے غریب اسامیون کو ستا ستا کر زمیندار مذکور بہت دولتمند ہوگیا ہے اور انتہا درجہ کا بخیل۔ خود غرض اور ظالم ہے۔ تانتیا نے ایک قریب کے جنگل مین ایک آدمی کے ذریعہ سے اوسکو بلوا بھیجا اوسنے فورًا حکم کی تعمیل کی اور ملنے کے لئے چلا آیا اوس وحشی ڈاکو نے دریافت کیا کہ تم مجھے چند ہزار روپیہ قرض دے سکتے ہو جو حضور بدل وجان "اجازت دیجئے تو رقم مذکورہ بالا آپ کے قدمون پر لاکر بطور ناچیز نذرانہ کے پیش کرون۔ تانتیا نے پوچھا کہ لوگ تم کو اس قدر زیادہ بخیل کیون کہتے ہین اوس زمیندار نے جواب دیا کہ وہ لوگ اون لوگون کے پاس اسقدر روپیہ نہین ہے جس قدر کہ میرے پاس ہے۔ تانتیا تب چلا اوٹھا وہ غریب ہین اور تم دولت مند ہو وہ تمہارے اسامی ہین اور تم اون کے زمیندار ہو اس کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرلو کہ اون کو غربت اور فلاکت سے بچانا تمہارا فرض

منصبی ہے - اگر تم اپنا روپیہ اون کے آرام دینے مین صرف نہین کر سکتے
ہو تو اس کو یاد رکھو کہ مین ہر وقت اون کا دوست اور مدد دینے والا موجود
ہون اگر اون لوگون پر کوئی مصیبت پڑی تو یاد رکھو کہ اسکا خمیازہ تمھارے
جمع کردہ خزانہ کو اوٹھانا پڑیگا۔ یہہ کہکر تانتیا چلدیا - اس قصہ سے بھی
اوس باغی کے چال وچلن سمجھنے کا ایک ذریعہ پیدا ہوتا ہے - تانتیا
دولتمندون کے لئے خطرناک غریبون کا دوست اور دنیا مین انسانونکی
دولتمندی کی کمی زیادتی کو برابر کردینے والا تھا - چند مہینون کے بعد
یعنی اوایل مئی مین تانتیا ضلع نمار کو چھوڑکر تاورے کے دوسرے جانب
کے جنگلون مین چلا گیا - موضع سرور یا کے باشندون نے اوس کے
ساتھ مہمان نوازی کا اچھا برتاؤ کیا چند دنون تک وہان رہکر لنسکورا
کی راہ لی یہان بہت سی ڈکیتیان کین اور گھر جلائے - ہم کو ٹھیک اور تحقیق
طور سے نہین معلوم ہے کہ ان ڈکیتیون کے ہونے کا کیا سبب ہی -
جیسا شروع سے ہوتا آیا تھا تانتیا پولس ان ڈاکوؤن کا گرفتار کرنا تو
ایک طرف خیال بھی نہ کر سکی کہ اون لوگون کی جاے قیام کہان ہے
سخت تحقیقات کے بعد خفیہ افسران اوس موضع مین گئے جہان تانتیا
معہ اپنے ساتھیون کے چند دنون کے لئے ٹھہرا تھا جب یہہ دیکھا کہ
چڑیان اوڑگئی ہین تو اس طرح سے بدلہ لیا کہ اون کے گھونسلے برباد کردیئے
یعنی اون لوگون کو گرفتار کیا جنہون نے تانتیا اور اوسکے لشکر کو رہنے
کی جگہہ دی تھی - ان غریبون پر اعانت کا جرم لگایا گیا اور ہر شخص تین برس

قید سخت کا سزایاب ہوا۔ دوسرے دن تھانہ بریا کے ہیڈ کانسٹبل کو اس
امر کا یقین دلایا گیا کہ تانتیا امبا کے سڑک پر تنہا جا رہا ہے اور موضع
کا مالگذار طلب کیا گیا جو اپنے آدمیونکو لیکر اوس باغی کے تعاقب مین
مین روانہ ہوا کچھ دور پر تانتیا دوڑتا ہوا نظر آیا لیکن تھوڑا ہی وہ زندہ
دل چور جنگلون مین غایب ہوگیا اور تعاقب کرنے والے لوٹ آنے پر
مجبور ہوئے نتیجہ یہ ہوا کہ دو روز بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ مالگذار مذکور
کے گھر ڈاکہ پڑا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ تانتیا پھر ہلکر
کے ریاست مین لوٹ آیا۔ تانتیا پولس کو جب اس امر کی اطلاع ملی تو اونہون
نے مہاراجہ کے ہان درخواست دی کہ اوس باغی ڈاکو کا پتہ لگایا جاے
اور وہ تعاقب کر کے گرفتار کیا جاے۔ مہاراجہ نے حیلہ و حوالہ کیا لیکن واقعات
نے اونکو مجبور کیا کہ اوس کی گرفتاری کے لئے سخت انتظام کرین۔ اس اثنا
مین ایک حجام تانتیا پولس کے سب انسپکٹر سے تانتیا کے نقل و حرکت
کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ تانتیا نے اوس کی یہہ سزا کی کہ اوس کے گھر مین
گھس کر ایک کافی رقم روپیہ کی لیکر چلتا ہوا۔ ہلکر نے ایک خفیہ جماعت
اوس کی گرفتاری کے لئے مقرر کی یہہ لوگ بھیل کھیر مین پڑے تھے
کہ اون کو یہہ اطلاع ملی کہ تانتیا اپنے تیرہ ساتھیون کے ساتھ ایک مہاجن
کے گھر مین داخل ہوکر لوٹ مار کر رہا ہے۔ خفیہ جماعت نے فوراً اوسکے
گھر پہونچکر کل راستے بند کر دیئے اور ڈاکوون پر ٹوٹ پڑے۔ دولیا اور
اوس کے ساتھی اوس اثنا میں روپیہ کے تھیلے لئے تھے جو اون سے دینے کا

وعدہ کیا گیا تھا اس لئے وہ مقابلہ کے لئے تیار نہ تھے کہ یکایک پولس
نے چشم زدن مین اون کے ہاتھون مین ہتکڑیان ڈال دین۔ جب
دولیا معہ اپنے ساتھیون کے باہر مین لایا گیا تو اوس کا نام پوچھا گیا
اوس نے کہا کہ مین وہی مشہور تانتیا ہون جس کے مقابلے کے لئے
بارہ مسلح جوانون کے ساتھ بھی کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ جب یہہ خبر مشہور
ہوئی کہ وہ مشہور و معروف باغی جس نے کچھ اوپر تین برس تک انگریزی
پولس کا ناک مین دم کر رکھا تھا اور تمام پولس والون کو حیرانی و پریشانی
مین ڈال دیا تھا گرفتار ہو کر آیا ہے تو چارون طرف سے بے شمار لوگ
جھنڈ کے جھنڈ اوس کو تعجب و حیرت کی نگاہ سے دیکھنے کے لئے جمع
ہوے۔ انگریزی گورنمنٹ کی درخواست پر وہ نمار صدر پولس کو لایا گیا
جب اوسکی شناخت کی گئی تو وہ دولیا نکلا اور مجسٹریٹ نے بعد
تحقیقات ابتدائی دورہ سپرد کیا تانتیا نے ٹھان لی کہ بھیل کھیر
پر حملہ کرنا چاہیئے اوس مہاجن کا کل اسباب لوٹ کر اوسکے گھر مین اور
تمام لوگون کے گھرون مین جن کی سازش اور اعانت سے دولیا
گرفتار کیا گیا تھا آگ لگا دی بعدہ تانتیا نے انجن پہونچکر بابکر کے دفتر
مال مین آگ لگا دی پندرہ دن بعد تانتیا اگریل کی طرف بڑھا اوس
موضع کے باشندون کی ٹھیک اطلاع پر دولیا کی گرفتاری ہوئی تھی
اوس نے اس موضع کا ایک ایک گھر جلا دیا اور سات آدمیون کی ناک
اس جرم مین کاٹ لی کہ اون لوگون نے اوس کے خلاف دغا کی تھی

اور بہت سا مال غنیمت لیکر رفوچکر ہوا اوس کے بعد جاتا پہونچا جہان ہریا رہتا تھا۔ پولس بھی اوس کے پیچھے قدم بہ قدم اوس کا تعاقب کرتا چلی تھی لیکن اون لوگون کو معلوم ہوگیا کہ تانتیا کا پتا لگنا امر محال ہے تاہم کی کوششین بالکل اکارت نہین گیئن۔ پندرہ دن کے سخت چہان بین بعد ہلکر کی لائق خفیہ پولس ہریا کی شناخت اور گرفتاری مین کامیاب ہوے ہریا موضع جاتا مین ایک پوشیدہ مکان مین رہتا تھا ایک خفیہ پولس نے بھیل کی پوشاک پہنکر اوس کے دروازہ پر دستک دی اور ہریا نام لیکر پکارا۔ ہریا نے فورًا اوس سراغ رسان کے آواز کا جو بھیل کے لباس مین تھا جواب دیا یہہ سنکر اوس نے کانسٹبلون کو جو جھاڑی مین چھپے ہوے تھے اشارہ کیا اور اونھون نے فورًا اوس کو گرفتار کرلیا۔ ہریا اور دولیا کا مقدمہ سشن جج نمار نے فیصلہ کیا اور صرف باشندگان موضع ہیگری کے اظہارات پر اون لوگون کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا ہوئی پولس نے یہہ سوچ کر کہ باشندگان ہیگری پر حملہ ہوگا وہین قیام کیا۔ اخیر دسمبر ۱۸۸۸ء مین تانتیا اپنے ساتھیون کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ پہونچ ہی گیا کچھہ آدمیون کو حکم دیا کہ اوس گانون کی طرف روانہ ہون جو ہیگری سے تھوڑے فاصلہ پر تھا پولس والے اوس گانون کی طرف متوجہ ہوے اور تھوڑے ہی دور جانے پائے تھے کہ تانتیا باشندگان ہیگری پر ٹوٹ پڑا اور اون کو لوٹ لیا اوس کے حکم کے مطابق کل گانون مین آگ لگا دی گئی لیکن قبل اسکے کہ وہ کام کرکے چلتا ہوا پولس نے ہیگری سے

حملہ کیا اور ڈاکوؤن کو محصور کر لیا۔ ایک خونخوار لڑائی ہوئی پولس کی مدد
کے لئے قریب قریب موضعون کے راجپوت باشندے پہونچ گئے
دونون طرف سے گولیان چلین لیکن پولس والون کو مجبوراً پسپا ہونا پڑا

ساتوان باب

تانتیا اور پولس

مین خیال کرتا ہون کہ ہمارے ناظرین صفحات متذکرہ بالا مین ڈاکہ اور
چوری کے متواتر حالات پڑھتے پڑھتے اوکتا گئے ہون گے لیکن یہ امر
ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ ایک باغی کے حالات مین بجز جبر ظلم اور لوٹ
مار کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ وسط ۱۸۸۱ء مین دولیا کالے پانی بھیجا گیا
۱۱- اگست ۱۸۸۹ء کو خود تانتیا کی گرفتاری ظہور مین آئی اتنے زمانہ کے عرصہ
مین تانتیا نے مختلف مقامات پر کم سے کم دو سو ڈاکے ڈالے لیکن مین
اس کو نہین پسند کرتا کہ تمام ڈاکون کی مفصل کیفیت لکھکر اپنے ناظرین کو
پریشان کرون لہذا مین چھوٹے چھوٹے ڈاکے کو نظر انداز کر کے صرف
اون ڈاکون کا ذکر کرتا ہون جس کے حالات سے یہ معلوم ہوگا کہ تانتیا
نے کیونکر پولس کو حیران و پریشان کیا تھا اور چودہ برس تک پولس کی
فرضی قوت کو کیونکر بے اعتبار ثابت کر دیا تھا۔ ۱۸۸۸ء کے شروع مین تانتیا
نے متواتر دو ڈکیتیان مالی گھاٹ مین کین جو پولس اسٹیشن سے صرف
چار میل کے فاصلہ پر تھا اب پولس نے نیا طریقہ اختیار کیا۔ بہت سے مالگذارون

سکے نام احکام بھیجے گئے کہ تانتیا کی نقل و حرکت کے بابت بھیل رعایا سے جبرًا پتہ لگائین۔ پولس کی تعلیم کے مطابق موضع روہینی کا مالگذار اون بھیلون سے جو اوس کے زیر حکومت تھے دوستی کا برتاؤ کرنے لگا اور اس ذریعہ سے تانتیا کی نقل و حرکت کے بابت جو کچھ خبر ملا کرتی تھی اوس سے افسران پولس کو آگاہ کر دیا کرتا تھا۔ تانتیا کے کان تک بھی اس کی خبر فورًا ہی پہونچ گئی اوس نے ایک روز مالگذار مذکور کے پاس ایک آدمی کے ذریعہ سے کہلا بھیجا ذرا خبردار ہو جاؤ مین نے تمہارے گھر ڈاکہ ڈالنے کا منصوبہ باندہ لیا ہے یہہ سنکر غریب مالگذار پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ حفاظت کے لئے پولس کی مدد چاہی اور اس ڈر سے کہ باوجود پولس کی خبرداری اور نگہبانی کے کہین ایسا نہو کہ تانتیا پہونچ جاے اور مار ڈالے اپنا مکان چھوڑ کر بہت دور کے فاصلہ پر ایک دوسرے کے مکان مین جاکر رات کو سو رہا کرتا تھا۔ تانتیا معہ اپنے بیس ہمراہیون کے روانہ ہوا اور پولس کو دہوکا دینے کی غرض سے یہہ مشہور کیا کہ مین دوسرے گانون کے زمیندار کے گھر ڈاکہ ڈالنے جاتا ہون جیون ہی کہ پولس چورون کے تعاقب مین موضع روہینی سے باہر گئی تھی کہ تانتیا فورًا مالگذار کے گھر پر ٹوٹ پڑا لیکن مالگذار مذکور کو نہ پاکر اوس کے گھر مین آگ لگا دی اور حسب خواہش خوب لوٹ مچائی۔ ایک دن شام کو تانتیا صرف تین ساتھیون کو لیکر ایک دولتمند زمیندار کے گھر مین داخل ہوا اور اوس کو ایک ہزار روپیہ دینے پر مجبور کیا اوس غریب نے بلا عذر فورًا ہزار روپیہ کا توڑا حاضر کر دیا سنا گیا ہے

کہ مبلغان مذکور تانتیا نے اون غریب بھیلون پر جو تاپتی کے کنارے
جنگلون مین رہتے تھے تقسیم کر دیا۔ ۲۵ مئی ۱۸۸۳ء کو تانتیا نے اس قدر
رقم مالگذار بوریا سے بھی طلب کی چونکہ وہ اپنے گھر نہ تھا اوس کے نابالغ
بیٹے نے اپنی مان کے زیورات لاکر پیش کئے یہہ دیکھکر تانتیا نے کہا کہ
میرے اچھے پیارے لڑکے اگر تمھارا باپ بھی ایسا ہی اچھا ہوتا جیسے
تم ہو تو مین کبھی تمھارے مکان مین ڈاکو کی حیثیت سے نہ داخل ہوتا
ان زیورات کو اپنی مان کو واپس کر دو مجھے تمھاری مان سے کچھہ عداوت
نہین ہے۔ ۱۸۸۳ء کے اخیر حصہ مین تانتیا نے تقریبًا بیس ڈاکے ایسے
ڈالے کہ پولس والون کی بے انتہا کوششین ناکام ہوئین اور ان
بیچارون کا پتہ لگاتے لگاتے ناک مین دم آگیا لیکن کچھہ نہ کر سکے۔
لیکن اس بات کو ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ اوس زمانہ کے وسط ہند کے
مختلف حصون مین جتنے ڈاکے پڑے اون سب کو تانتیا کی طرف منسوب
نہین کر سکتے کیونکہ اون ایام مین اور بھی چند مفسد لوگون نے اپنا اپنا
گروہ قایم کر کے ڈکیتیان شروع کر دی تھین۔ گورنمنٹ نے مناسب سمجھا
کہ اون ممالک مین ھتا لون اسلحہ منسوخ کر دیا جاے اور ایک عام
اشتہار کے ذریعہ سے باشندگان مواضع کو اختیار دیا گیا کہ جن بھیلون پر
وجہہ کافی اس اشتباہ کی پائی جاوے کہ وہ ڈاکو ہین یا ڈاکوؤن کے
شریک ہین اون کو گرفتار کر کے حراست مین کر لین۔ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء کو
پچاس آدمیون کے ساتھہ تانتیا موضع کالی پور پہونچا اور قبل اس کے کہ

پولس وہان پہونچ سکے کہاں تک پہونچ گیا اور وہان پولس ابھی نہ پہونچنے
پائے تھے کہ بسیر پور مین جادہر کا غریب پولس والے اودہر دوڑے
لیکن وہ لوگ ابھی تک نہ پہونچنے پائے تھے کہ تانتیا موضع موتی پر
لوٹ پڑا اس طرح سے ایک ہی رات مین تانتیا نے چہہ ڈاکے مختلف مقامات
پر ڈالے اور بیچارے پولس والے اوسکے پیچھے پیچھے جو اس دوڑتے
دوڑتے تھک گئے پھر بھی اوسکو نہ پاسکے اور وہ ہر جگہہ لوٹ مار کرتا ہوا
جنگلون مین راہی ہوا گویا تانتیا حیرت انگیز چستی اور بہادری سے خفیہ
پولس کے افسرون کے ساتھہ آنکھہ مچولی کہیلتا تھا اوسوقت تک جتنے
افسران پولس اوس کی گرفتاری کے لئے مقرر کئے گئے تھے گورنمنٹ
کی نگاہ مین ایسے اہم کام کے لئے سب کے سب ناقابل سمجھے جانے
کے بعد اس خدمت سے معزول کئے گئے اور اون کی جگہہ ایک نئی
جماعت تجربہ کار سراغ رسانون کی متعین کی گئی۔ اس وقت مین ایک پورانے
اور تجربہ کار پولس انسپکٹر دینا ناتھہ نامی اس تماشہ مین اپنی بہادریان دکہلانے
کے لئے تشریف لائے آتے ہی افسر موصوف نے لگاتار تحقیقاتین کرنا
شروع کین جن کا نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت سے آدمی جو تانتیا کو پولس کے نقل
وحرکت کی خفیہ اطلاعین دیا کرتے تھے گرفتار ہوے۔ دینا ناتھہ نے
تانتیا کے لشکر کے بھی بعض لوگون کو گرفتار کرنے مین کامیابی حاصل کی
لیکن تانتیا یا اوسکے نقل وحرکت کا پتہ لگنا بدستور محال رہا۔ انگریزی
اور ہلکر دونون جگہہ کے افسران پولس کوششین کرتے کرتے عاری

آ گئے اور کوئی دقیقہ تفتیش یا تحقیقات کا اوس وحشی ڈاکو کے تعاقب
مین اوٹھا نہ رکھا لیکن ہمیشہ نہایت ذلت سے ناکامی ہوئی اور اوسکے جاے قیام
کا پتہ تک نہ چلا۔ تانتیا کو پولس کے نقل و حرکت کی ذرا ذرا خبر ملتی رہتی
تھی لیکن پولس کو تانتیا کا حال ذرا بھی نہ معلوم ہوتا تھا یہ سوال پیدا
ہوتا ہے کہ یہ کیونکر ممکن تھا۔ یہ مسئلہ تانتیا کے اون حالات پڑہنے
سے جو سرکاری طور پر لکہے گئے ہین حل ہو جاتا ہے۔ سرکاری رپورٹ
مین مندرج ہے کہ "ایک دانشمند جنرل کی طرح تانتیا اچھی طرح سمجھتا تھا
کہ ٹھیک ٹھیک اطلاعون کا ملنا سب سے زیادہ ضروری بات ہے اور
ان اطلاعون کے حاصل کرنے کے لئے بے دریغ روپیہ صرف
کرتا تھا یہان تک کہ اکثر مجسٹریٹ خود اوس کے تنخواہ خوار تھے مثلاً
راجہ رام جین کو تھوڑے دن ہوے تانتیا کے ساتھ سازش رکھنے کے
جرم مین سات برس قید سخت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اور
فی الواقع ایسے شخص کے لیے یہ سزا زیادہ سخت نہین کہی جاسکتی اوسنے
اپنی بے دریغ فیاضی کے ذریعہ سے عوام کی ہمدردی کو اپنی طرف
راغب کر لیا ہے اس ہمدردی سے اوس کو بہ نسبت افسران سرکاری کی
سازش کے زیادہ فائدہ پہونچتا ہے۔ اپنی کاشتکاری کی مصیبتون کو
یاد کرکے تانتیا اکثر کبھی غریب اور بیکس کسان کو ایک جوڑی بیلون کی
دیدیا کرتا ہے۔ سال گذشتہ مین دریاے نربدا کے کنارے مصیبت
زدہ کاشتکارون مین تانتیا نے چھ ہزار روپئے تقسیم کر دئے"

تمام بھیل کی قوم تانتیا اور اوس کے سراغ رسالون کے درمیان مین
گویا بطور دیوار پردہ حایل تھی۔ بھیل تانتیا کی گرفتاری اپنے لئے
ذاتی بدقسمتی سمجھتے تھے اور لہذا اون کو اوس کی حفاظت کرنے مین کچھہ
پس و پیش نہ ہوتا تھا۔ یہہ بات سچ ہے کہ اوس کی نقل و حرکت کے بے حد
تیزیون نے تعاقب کرنے والون کے چھکے چھوڑا دیئے تھے لیکن اس بات
مین بھی زیادہ شبہہ نہین کیا جاسکتا کہ پولس والون نے اوس کی قوم
والون کے دلون پر جو خوف طاری کردیا تھا وہ بہ نسبت اوس ہمدردی
کے زیادہ مستحکم تھا جو تانتیا نے پیدا کرائی تھی۔ جو ڈکیتیان اوپر بیان ہو چکی
ہین اون کے بعد تین مہینہ تک تانتیا نے خاموشی سے بسر کی۔ ہم کو
کوئی قابل اعتبار اطلاع نہین ملی کہ اس یکایک سکون کی کیا وجہ تھی۔
بعض لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ اب خود اوس کے دل نے اوس کو
ان بدمعاشیون پہ ملامت کرنی شروع کی تھی اور بعضون کی یہہ راے
ہے کہ وہ پوچھر چلا گیا اور جسبودا کے ساتھہ صحبتین گرم کرنے مین مصروف
تھا لیکن ان دو باتون مین سے کوئی بات بھی زیادہ قرین قیاس نہین معلوم
ہوتی کیونکہ تانتیا ایسا آدمی نہین تھا کہ اوس کام کرنے سے کبھی پشیمان
ہوتا جس کو اوس نے ذریعہ انتقام سمجھہ رکھا تھا۔ دوسری وجہہ بھی
صاف ظاہر ہے کہ بالکل لغو ہے۔ تانتیا صاحب لوگ نہین تھا کہ تھوڑا لیکر
اپنی بی بی سے ملاقات کرنے جاے۔ خیر کوئی وجہہ رہی ہو یہہ معاملہ
اب تک قابل بحث ہے اور مین اس کو اپنے ناظرین کے لئے چھوڑتا

دیتا ہون کہ اپنے اپنے خیالات کے مطابق جہان تک چاہین بڑے ترقی
کرین۔ شروع اپریل سنہ ۱۸۸۸ء مین اوس نے قصد کیا کہ مالی گھاٹ
پر تیسری مرتبہ ڈاکہ ڈالے یہہ ایک زرخیز زمینداری تھی اور ایک دولت مند
راجپوت کے قبضہ مین تھی۔ اس راجپوت نے گذشتہ زمانہ مین تانتیا کے
دل مین وجہ انتقام پیدا کردی تھی۔ برار کے پولس والون کو اس ارادہ
کی اطلاع ہوئی اور وہ لوگ بہت سے آدمیون کو کامل طور سے مسلح کر کے
زمیندار مذکور کی محافظت کے لئے پہونچ گئے جیسے ہی تانتیا گاؤن
والون پر ٹوٹ پڑا پولس والون نے ایک خوفناک حملہ سامنے سے کیا
اس موقع پر ڈاکوؤن نے اپنی تلوارین اور چھریون کو ایسی عجیب خوبی سے
پھرایا کہ پولس والے پس پا ہونے پر مجبور ہوے اس کے بعد دونون
طرف سے بندوقین چلنا شروع ہوئین۔ تانتیا نے مثل ایک قابل جنرل
کے اپنے لشکر کو دو حصون مین تقسیم ہونے کا حکم دیا جس مین سے
ایک حصہ کو حکم دیا کہ عقب سے دشمن پر حملہ آور ہون۔ ڈاکوؤن کی نہ خطا
کرنے والی گولیون اور آتش باری نے پولس والون کو بالکل ناقابل
مقابلہ بنا دیا اور آخرش ان لوگون کو بہت شرمناک فرار اختیار کرنی پڑی
تانتیا خوب لوٹ مار مچا کر اور بہت سا مال غنیمت لیکر چلتا ہوا۔ اخیر سنہ ۱۸۸۸ء
مین تانتیا مع اپنے ہمراہیون کے ریاست ہلکر ضلع نمار کے جنگلون مین
مقیم رہا۔ یہان تک کہ میرے ہیرو کو اس سے تعلق ہے سال آئندہ
دو واقعات کے لئے بہت مشہور ہے یعنی گوپی سنگھ اور چھتو بھیل

کا قتل ہونا جو تانتیا کے خلاف مخبری کر رہے تھے۔ اول الذکر ایک مالگذار اور دولتمند زمیندار تھا جس نے بہت سے آدمی جمع کئے تھے اور اون مین سے چند آدمیون کو مخبری کے کام پر تانتیا کی گرفتاری کے لئے مقرر کیا تھا ایک دن تانتیا کچھ ساتھیون کو لیکر اوس گانون مین داخل ہوا اور زمیندار مذکور کو بلوا بھیجا گوپی بہت سے آدمیون کو لیکر اوس سے ملنے آیا لیکن فی الفور ایک ڈاکو کی گولی سے ڈھیر ہوکر گر پڑا بعدہ تانتیا نے اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ گانون کو لوٹ لین اور آگ لگا کر برباد کر دین۔ واپسی پر اتفاقیہ ایک پولس انسپکٹر سے مڈبھیر ہو گئی جو ظاہرا اوس کا پتا لگا رہا تھا۔ "حضرت آپ کس فکر مین ہین تانتیا تو یہ موجود ہے اگر آپ کی یہ مرضی ہے تو گرفتار کر لیجئے" مشکل سے یہ پورے الفاظ تانتیا کے زبان سے ختم ہونے پائی تھی کہ وہ شخص جو پولس کی وردی پہنے ہوے تھا۔ بھاگ کھڑا ہوا۔ چھتو قوم کا بھیل جو ہلکر کا اسامی تھا افسران پولس کو تانتیا کی نقل و حرکت کے بابت اطلاع دیا کرتا تھا ہم کو نہین معلوم ہے کہ اس بھیل کو تانتیا کے ساتھہ کیون عداوت تھی تانتیا ایک دن اوس کے گھر مین داخل ہوا اور گلا دبا کر پوچھا بتلا دے مجکو میرے ساتھہ عداوت کی کیا وجہ ہے کچھ دیر تک خاموش رہکر چھتو نے تانتیا اور اوس کے آدمیون کو کوسنا شروع کیا اوس کو گولی مار دی گئی یہ ہم کو نہین معلوم کہ یہ بات تانتیا کے حکم سے کی گئی تھی یا نہین۔ ڈاکو بغیر گھر لوٹے یا مکان مین آگ لگاتے ہوے چلے گئے ششنہ

کے اخیر مین تانتیا نے خوفناک حملے ضلع ہوشنگ آباد کے مختلف بستیون
مین کیئے۔ دوسرے اضلاع کی طرح یہان بھی خاص خاص گاؤن مین
ایک ایک پولس انسپکٹر نگہبانی اور تانتیا کی نقل وحرکت کی دریافت کے
بابت متعین کیا گیا تھا۔ یہہ سب انسپکٹران پولس جو خبرین تانتیا کے متعلق
حاصل کرتے تھے اون سے قریب کے پولس اسٹیشنون کو اطلاع دیا
کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب کہ تانتیا موضع اوسریا مین ڈاکہ ڈالکر واپس
آتا تھا کہ لوکل تھانہ کے سب انسپکٹر نے کچہ آدمیون کو حکم دیا کہ ڈاکہ مذکور
کے حالات سے انسپکٹر پولس کو آگاہ کردین۔ تانتیا مع اپنے تین ساتھیو
کے پولس کانسٹبلون کے بھیس مین انسپکٹر مذکور کے پاس گیا اور
کہا کہ تانتیا ابھی مع اپنی جماعت کے موضع بنگوٹا مین گذر رہا ہے۔
انسپکٹر نے فی الفور اوس بھیس بدلے ہوے کو اپنا رہنما بنالیا تھوڑی
دور جاکر تانتیا نے کہا حضرت مین وہی تانتیا ہون جس کے تعاقب مین
آپ جا رہے ہین۔ اگر تانتیا کو گرفتار کرنے کی طاقت آپ کے پاس کافی
طور سے ہو تو آئے انسپکٹر پولس یہہ سنکر بت کی طرح کھڑا رہگیا اور زبان
سے ایک لفظ بھی نہ نکال سکا۔ تانتیا بولا اے غریب شخص جا سیدھے سیدھے
اپنے گھر چلا جا لیکن قبل واپسی کے کچہ نشانی ضرور دینی چاہئے یہہ کہکر
انسپکٹر کی ناک کاٹ لی اور چلتا ہوا۔ وسط مارچ ۱۸۸۸ء مین تانتیا نے
موضع برور ضلع نمار کا راستہ لیا اس موضع کا مالگذار دو برس سے
تانتیا کے خلاف مخبری کر رہا تھا اوس نے زمیندار مذکور کا گھر لوٹ کر

مکان مین آگ لگادی- باپو سنگہ جو کل تہانہ کے خفیہ پولس کا افسر تھا
دو مہینہ کے نہایت سخت تحقیقات کے بعد کنکن اور دو اور تانتیا کے
ساتہیون کے گرفتار کرنے مین کامیاب ہوا- تانتیا کے دل مین شعلہ
بھڑک اوٹھا اور فوراً باپو سے سخت انتقام لینے کا ارادہ دل مین ٹھان لیا
ایک رات اوس گاؤن پر چہاپہ مارا جہان باپو متعین تھا لڑائی جھگڑے
مین تانتیا پولس والون کو بہلاوے دیا کرتا اور اون کی کوششین
اور تفتیشین اکارت جاتین چہوٹے سے چہوٹا بھی کوئی گاؤن ایسا نہ تھا
جہان تانتیا کے حملون سے حفاظت کے لئے ایک ایک تہانہ مقرر
کیا گیا ہو- پولس کی پُر جوش کوششون نے تانتیا کو مجبور کیا کہ وہ
اپنا مقام چہاؤنی ہٹادے لیکن تاہم وہ مختفی لوگ جو تانتیا کے اردگرد
رہا کرتے تھے جنگل سے آکر مختلف مقامات مین سخت ڈاکہ زنی کیا
کرتے تھے- فی الحقیقت تانتیا نے پولس کا ناک مین دم کر دیا اور
اون کی تمام جانفشانیان فضول و بیکار ہو گئین اس بات کے یقین کامل
کے بعد گورنمنٹ انگریزی نے مناسب سمجہا کہ اوس کی گرفتاری کا انتظام
سر لیپل گریفن ایجنٹ گورنر جنرل ہند ممالک متوسطہ کے سپرد کیا جائے
اونہون نے رسالدار میجر ایشری پرشاد سی آئی ای کو اس کام پر متعین
کیا سر لیپل گریفن نے مختلف جگہون مین خیمہ گاڑنے کا حکم
دیا اور ہر خیمہ مین ڈاکوؤن کے تعاقب کے لئے گھوڑے مہیا کئے

اب پولس کی جگہہ فوج نے کام کرنا شروع کیا اور میجر ایشری پرشاد نے

جنگل کے تمام حصے مونہایت سخت دشوار گذار مقامات سے کہ جہان کہ
تانتیا کے رہنے کا ذرا بھی شبہ تھا چھان ڈالے۔ میجر الیشری پرشاد کے
زیر حکم سپاہیون کی ایک بہت بڑی تعداد تھی۔ بہت سخت اور دشوار
مقامات بیچ مین حایل ہوکر ان لوگون کے سدراہ ہوے لیکن اونھون نے
اپنی دلی ہمت وجرات سے کل راستے طے کئے اور تفتیش کا کوئی
دقیقہ اوٹھا نرکھا لیکن تانتیا اپنے تعاقب کرنے والون کی بو دور ہی
سے سونگھ لیتا اور نہایت چستی و چالاکی سے جیسا موقع ہوتا اپنے
مقامات تبدیل کرتا رہتا جنگل گویا تانتیا کی سلطنت تھی جہان وہ ایسا
بے خوف و خطر رہتا جیسے کوئی اپنے گھر مین بیٹھا ہو۔ تھوڑے دنون
مین برسات شروع ہوئی اور الیشری پرشاد کو مجبورًا لوٹنا پڑا۔ الیشری پرشاد
کی واپسی کے تھوڑے دنون بعد تانتیا نے تاپ خندیش مین
دو بڑے دلیرانہ ڈاکے ڈالے ۱۸۸۸ء کے اخیر مین اوس نے
پوکھر مین ایک نہایت ظالمانہ اور بے رحم ڈکیتی کی جس کی تفصیل آیندہ
باب مین درج ہے۔ اس ڈکیتی کے حالات کی اطلاع صاحب سپرنٹنڈنٹ
پولس کو فورًا ہی دی گئی اور قبل اسکے کہ وہ اس کی تحقیقات شروع
کرین دوسرے روز اون کو اطلاع ملی کہ بلھور مین ایک اور ڈاکہ
پڑا۔ الیشری پرشاد پھر بھیل کی فوج لیکر موقع واردات پر پہونچے اس
وجہ سے تانتیا کو ہلکر کے راج کے جنگلون مین چلا جانا پڑا اور دو مہینہ
سے زیادہ اپنی حرکتون سے باز رہا۔ تفتیش کچھ ہی فرو ہوئی تھی کہ وہ

پھر جنگلون سے برآمد ہوا اور بھوپال مین جا موجود ہوا ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ وہی مقام ہے جہان تانتیا کے آدمیون سے ایک دولتمند زمیندار ہمت نامی کا کام تمام کیا تھا اب ہمت کا بیٹا اس گانون کا مالگذار مقرر کیا گیا تھا اور بیچارہ مشکل سے اپنے گھر کی بربادی کی اصلاح کر پایا تھا کہ ایک رات کو تانتیا نے جا کر اوس سے ملاقات کی اور ایک بہت بڑی رقم طلب کی اوس غریب کو مجبوراً فی الفور زر مطلوب دینا پڑا۔ تانتیا نے ایسی بےدردی اور ظلم سے اس استحصال بالجبر کا ارتکاب کیا کہ فی الحقیقت ہم اوس کی طرف سے اس معاملہ خاص مین کچھہ بھی عذر نہین پیش کر سکتے کیونکہ اگر اس موقع پر بھی اوسکو الزام سے بری کرنے یا الزام کو خفیف کرکے دکھانے کی کوشش کیجاے تو میری کتاب تانتیا کی سوانح عمری کی جگہہ ایک مہمل قصیدۂ مدح ہو جاے۔ میری سمجھہ مین تو کوئی قابل اطمینان جواب نہین آتا بجز اس کے کہ ہم یہہ کہدین کہ قوم بھیل کی اخلاقی حالت کا موازنہ کرنے کے لئے ہم کو اپنے آداب و اخلاق کو معیار نہ بنانا چاہیئے۔ ہمت متوفی کے بیٹے نے یا اوس خاندان کے کسی اور شخص نے تانتیا کا ذرا بھی قصور نہین کیا تھا لیکن اس شخص نے باپ کے گناہ کا انتقام بیٹے سے لینے مین الیسا پین فیبلس* کے ظالم بھیڑیے کی طرح ذرا بھی پس و پیش نہ کیا۔

* الیسا لیپس فیبلس انگریزی کی ایک کتاب کا نام ہے جس مین چھوٹے چھوٹے

حقیقت مین تانتیا کے دل مین جہان ایک مرتبہ کینہ بیٹھ گیا پھر تمام
عمر اوس کا جی انتقام لینے سے نہین پھرتا تھا اور اس امر کا بھی انکار
نہین ہوسکتا کہ اسی خصلت بد نے تانتیا سے نہایت خوفناک اور

نصیحت آمیز لطائف مندرج ہین۔ یہان پر جس قصہ کیطرف اشارہ ہے اوس کو
ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل مین لکھتا ہون۔
ایک بھیڑیا کسی ندی مین پانی پی رہا تھا کیا دیکھتا ہے کہ ہزار قدم کے فاصلے پر
ندی کے بہاؤ کیطرف ایک بکری کا بچہ پانی پی رہا ہے۔ بکری کے بچے کو دیکھکر
بھیڑیے کا جی للچایا اور اس بات پر آمادہ ہوا کہ کوئی الزام لگا کر اوس کو مارے
یہہ سوچ بکری کے بچے کے پاس جاکر کہنے لگا کیون بے بے تمیز تو نے ندی
کے پانی کو گندلا کر کے آخر ہم کو پیاسا مارا بکری کا بچہ بھیڑیے کی ہیبت ناک صورت
دیکھہ اور اوس کی گھڑکی سنکر کانپنے لگا اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ جناب اتنی بڑی
تو ندی کہ اس پار سے اوس پار کا آدمی نظر نہین آتا دوسرے آپ ہزار قدم
چڑھاؤ کی طرف پانی پیتے تھے مجھہ شامت زدہ نے ایک چلو پانی یہان سے
بے خبری کی حالت مین اگر پی بھی لیا تو اوس سے تمام ندی کا پانی گدلا نہین
ہوسکتا۔ بھیڑیے نے یہہ جواب سنکر کہا ہان مین جانتا ہون تو منطق پڑھا ہوا
ہے۔ تمھاری ذات بڑی حجتی ہے۔ تم ہر بات مین پہلو سوچا کرتے ہو۔ تم بھیڑیون
ہی پر نہین بلکہ جنگل کے تمام جانورون پر بڑا ظلم کرتے ہو اور جب کوئی تم کو مقتول
کرنا چاہتا ہے تو تم پیچدار باتون سے اولٹا اوسی کو خطاوار ٹھہراتے ہو

خدمت فطرت انسانی ۔ جرائم کا مرتکب بنا رکھا ہے۔ ۱۸۵۵ء کے واقعات
مفصلہ ذیل سرکاری رپورٹ سے بخوبی معلوم ہونگے جو ممالک متوسط ہند
کے انتظامات پولس کے نسبت لکھے گئے تھے۔ شمار مین جو پانچ
ڈکیتیان ہوئی ہین اون مین سے بیان کیا جاتا ہے کہ چار کا مرتکب
تانتیا معہ اپنے گروہ کے ہوا اون مین سے دو کے نسبت مین خیال
کرتا ہون کہ یہہ امر نہایت مشتبہ ہے کہ تانتیا یا اوس کی گروہ مین
سے کسی شخص کو ان ڈکیتیون سے کوئی تعلق رہا ہو لیکن اگرچہ اسبات
کا کامل علم نہین ہوا کہ بقیہ دو ڈکیتیون مین سے ہر ایک مین تانتیا
بذات خود موجود تھا لیکن اس بات مین ذرا بھی شبہہ نہین ہے کہ

اسی طرح تیرے باپ نے اس جنگل کے بھیڑیون کا دم ناک مین کر رکھا تھا آخر کو
مین نے مجبور ہوکر اوس کو مارا اور خدا خدا کرکے اوس کے عذاب سے نجات پائی کیا
تجھ کو یاد نہین اور تو نہین جانتا اور پھر بھی باز نہ آیا۔ بکری کے بچے نے عرض کیا کہ جناب میرا
باپ تو کسی بھیڑیے کے ہاتھ سے ہلاک نہین ہوا بلکہ ہمارے مالک کے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا
(خدا کرے جیتا رہے) اوس کے عقیقے مین میرا باپ قربان ہوکر حق نمک سے ادا ہوا۔
بھیڑیے نے کہا ہان تو بڑا حاضر جواب ہے اور کسی سے قائل ہونے والا نہین لیکن جو
سنیگا بخوبی سمجھ لیگا کہ تو نے آج ایسا بڑا بھاری قصور کیا ہے جسکے عوض تجھ کو مار ڈالنے
کے سوائے کوئی چارہ نہین۔ اس سے زیادہ بحث کرنے کی مجھ کو ضرورت نہین یہہ کہکر
بیرحم بھیڑیے نے بے گناہ اور معصوم بکری کے بچے کو پھاڑ ڈالا۔

مترجم

ہوشنگ آباد ضلع نمار اور بیتیل ضلع نمار مین دونون ڈاکے تانتیا
کی جماعت سے نے ڈالے۔ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ پولس نمار سے نے اپنی
رپورٹ کے نتیجہ مین جماعت تانتیا کے اس سال کی نقل و حرکت کے
متعلق حالات لکھے ہین اور ہوشنگ آباد اور بیتیل سے بہی رپورٹین
موصول ہوئی ہین ان سب سے اخذ کر کے مین کچہ مختصر حالات ان
لوگون کے لکھتا ہون۔ اولاً یہہ جماعت ۲۷۔ جنوری ۱۸۸۸ء کو پناسا
کے جنگل کے قریب موضع دہنکوترا ضلع نمار مین نظر آئی اس موضع
مین ڈاکوؤن نے کولیون کو لوٹا اور ایکسو بیس روپیہ کا مال و اسباب لیکر
غائب ہو گئے پھر ۱۷۔ مارچ کو تانتیا مع اپنی جماعت کے موضع بہوگاؤن
ضلع نمار مین ظاہر ہوا یہان اوس نے مالگذار موضع اور پٹواری کے
مکانات جلا کر خاکستر کر دیئے اور تخمیناً چار ہزار چہ سو بہتر روپیے کا مال
لیکر چلدیا۔ پہلے یہہ خیال کیا گیا تھا کہ دہنکوترا کے ڈاکہ کے بعد یہہ لوگ
ریاست ہلکر کو واپس چلے گئے لیکن بعد کو تحقیقات سے معلوم ہوا کہ
ان دونون ڈکیتیون کے بیچ مین جو زمانہ گذرا اوس کا ایک بڑا حصہ
ڈاکوؤن نے پناسا کے جنگل مین بسر کیا جہان چند کولیون اور ایک
محافظ جنگلات نے ان لوگون کو پناہ دی اور ان کے کہانے پینے
کا بندوبست کیا۔ یہہ بات بھی دریافت ہوئی ہے کہ بہوگاؤن کے ڈاکہ
کے بعد یہہ لوگ پھر اوسی جنگل کو لوٹ گئے اور پھر ان لوگون کے لئے
ضروریات بہم پہونچائی گئین اور جن لوگون نے مدد دی تھی اون کو

تانتیا نے انعام دیئے۔ اس کے بعد موضع لنگلی ضلع نمار ان لوگون کا آنا بیان کیا جاتا ہے لیکن اوس موضع پر جو ڈاکہ پڑا اوس کے واقعات سنکر مین سمجھتا ہون کہ کسی اور بدمعاش کا کام تھا۔ ۸۔ مئی کو تانتیا نے معہ اپنی جماعت کے اور چند بھیلون کی مدد سے ایک نہایت ہی سخت ڈاکہ نمار کے ایک قریب مقام پر ڈالا۔ اس ڈاکہ کے بعد افسران راج ہلکر نے بڑی جوانمردی اور چستی سے تحقیقات شروع کی کسی بھیل سے اطلاع ہو پہنچائی اور بہت سے بھیل گرفتار کئے گئے اور بہت سا مال مسروقہ ان لوگون کے پاس سے برآمد ہوا اوس گاؤن مین ایک بڑی تعداد فوجی سپاہیون کی متعین کی گئی ان انتظامات کا یہہ نتیجہ ہوا کہ تانتیا کو اپنی چھاؤنی بدلنی پڑی کیونکہ اس کے بعد اوس کی جماعت موضع کودری مین نظر آئی جو ضلع برار کے سرحد پر ہے پہر یہ لوگ ۱۵۔ جون کو موضع روشنی ضلع ہوشنگ آباد کے قریب دکہلائی دیئے اور ۲۸۔ جون کو موضع گنگرا دہانہ ضلع ہوشنگ آباد کے پولس والون سے اور ڈاکوؤن سے ایک مقام پر مقابلہ ہو گیا اسکا حال یون ہے کہ گاؤن کے قریب کے جنگل مین تانتیا معہ تقریباً بیس ڈاکوؤن کے ٹھہرا ہوا تھا اوس نے اپنے چند آدمیون کو گانون مین کہانے پینے کی چیزون کے لئے بہیجا گاؤن والون نے فی الفور پولس کو اطلاع دی لیکن اوس وقت صرف ایک ہیڈ کانسٹبل اور چار کانسٹبل موجود تھے۔ ہیڈ کانسٹبل نے فوراً ہی چارون طرف قریب قریب کے تھانون پر مدد لانے کے لئے آدمی دوڑا دیئے اور انہین چار

کانسٹبلون اور گاؤن والون کی ایک جماعت کو لیکر گنگرا دھانہ جا پہونچا
اور ڈاکوؤن کی چھاؤنی کو دور سے تمام رات نظر پر چڑھائے رہا۔ صبح
ہوگئی لیکن کہین سے مدد نہ پہونچی جب ڈاکوؤن نے ادھر اودھر چلنا پھرنا
شروع کیا تو ہیڈ کانسٹبل ڈرا کہ کہین اوسکو اور اوس کی جماعت کو دیکھہ
نہ لین لہذا اوس نے ڈاکوؤن پر بندوقون کی باڑھین داغنا شروع کردین
فاصلہ اس قدر زیادہ تھا کہ گولیان کچھہ اثر نہ کرسکین لیکن ڈاکو بھاگ کھڑے
ہوے اور اپنے تمام ہتھیار چھرہ۔ باروت اور پکانے کے برتن چھوڑ گئے
یہہ سب چیزین پولس کے ہاتھہ لگین۔ اوسی وقت مختلف تھانون سے اکثر
جماعتین مدد کے لئے پہونچ گئین اور ڈاکوؤن کا تعاقب نہایت چستی و
چالاکی سے کیا گیا لیکن اون لوگون کا کچھہ پتہ نہ چلا۔ پھر تانتیا نے
راج باری کے پاس موضع بھوری سات مین ڈاکہ ڈالا۔ معلوم ہوتا ہے
کہ اس ڈاکہ کا مقصد خاصکر کپڑون کھانے پکانے کے برتنون اور غلے
کا مہیا کرنا تھا لیکن ڈاکوؤن نے گاؤن کے لوگون کے جسم پر جو زیورات تھے
وہ بھی اوتار لئے اور تخمیناً تین سو روپئے کا مال لیکر چلتے ہوے۔ پولس
فوراً موقع واردات پر پہونچی لیکن ڈاکو جنگلون مین پہونچ جاچکے تھے
اوسوقت سے پانچوین جولائی تک تانتیا کا پتہ نہ چلا۔ پانچوین جولائی کو ضلع
بتیل مین موضع پدار کے قریب تانتیا معہ اپنی جماعت کے ظاہر ہوا۔
اس گاؤن کے باشندگان نے فی الفور پولس کو اطلاع دی ڈاکوؤن نے
اس امر کی خبر پاکر گاؤن کو خوب لوٹا اور جلا کر خاکستر کردیا اور ایک بدنصیب

کانسٹبل کو پکڑکر جو اوسی وقت گانون مین پہونچا تھا اوس کی ناک کاٹ لی
اور پھر غایب ہو گئے۔ مسٹر مارس بیتیل پولس کی ایک بہت ہی بڑی جماعت کو
لیکر فی الفور موقع واردات پر پہونچ گئے اور ہوشنگ آباد پولس کے
لوگون کو بھی اپنے ساتھ لیکر قریب کے جنگلون مین بہت چستی سے تلاش
کی لیکن سب بیکار و فضول۔ اس کے بعد ۲۷۔ اکتوبر کو ریاست ہلکر کے
ایک گانون مین ڈاکو دکھلائی دیئے تھے تب سے مختلف اوقات
مین اون لوگون کا ریاست ہلکر کے مختلف موضعون مین ظاہر ہونا
رپورٹ کیا گیا ہے اور ایک خفیف ڈاکہ جو نمار مین سرحد سے ایک کوس
کے فاصلہ پر پڑا تھا تانتیا کے نامزد کردیا گیا ہے لیکن اون لوگون کے
نقل و حرکت کی کامل اطلاع نہین ملی لہذا یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اس سال
تانتیا نے صرف ایک ڈاکہ نمار کے ضلع مین البتہ سخت ڈالا اور جب وہ
ہوشنگ آباد اور بیتیل مین ظاہر ہوا تھا اوس وقت پولس کا گرفتاری مین
قاصر رہنا سخت قابل افسوس ہے تاہم اس مین کچھہ شبہہ نہین ہوسکتا کہ
گنگرادھانہ کے پاس پولس کے حملے نے ڈاکوؤن کو ضلع ہوشنگ آباد
مین چند سخت ڈاکے ڈالنے سے باز ہی نہین رکھا بلکہ اون لوگون کو بہت
بد دل بھی کردیا ہوگا۔ بڑی امید اسبات سے پائی جاتی ہے کہ ان اطراف
کے باشندے تانتیا کے ظاہر ہونے کی اطلاع پولس کو فوراً ہی کردیتے
ہین۔ ۱۸۸۳ء مین مین نے یہہ دیکھا تھا کہ اسی گنگرادھانہ کے قریب کے
جنگلون مین اوس کالی اور کیپاسی کے ڈکیتیون سے قبل اور بعد

تانتیا کو پناہ دی گئی تھی۔ ان ڈکیتیون کا مفصل حال مین اپنی رپورٹ سنہ
مذکور مین لکھ چکا ہون اوسوقت اس یقین کرنے کے کافی وجوہ تھے
کہ انہین لوگون مین سے جو اب پولس کی سب سے زیادہ مدد کرنیوالے
ہین اکثر تانتیا کو پناہ ہی نہین دیتے تھے بلکہ اوس کے ساتھ ڈاکو ن
مین شریک رہا کرتے تھے لیکن چونکہ اب ان لوگون نے پولس کی مدد
شروع کی ہے ان لوگون کو خود اپنی حفاظت کے لئے اس پر قائم
رہنا پڑیگا کیونکہ اگر ان اطراف مین تانتیا جب کبھی آیا تو اوس کا سب سے
پہلا کام یقینی یہہ ہوگا کہ جو لوگ اوس کی نقل و حرکت کی اطلاع پولس کو
دیا کرتے تھے اون سے سخت انتقام لے۔ دوسری بڑی بات امید
دلانے والی یہہ ہے کہ راج ہلکر کے افسر نہایت دلی مستعدی سے تانتیا
کی گرفتاری کی کوششین اور انتظامات مین سرگرم ہین۔ سال بھر تک
ہمارے پولس کو افسران ریاست ہلکر بہت بڑی اور قابل قدر مدد دیتے
رہتے ہین اب یہہ اچھی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ اس وقت تک ریاست ہلکر
کے اکثر لوگ تانتیا کو صرف پناہ ہی نہین دیتے تھے بلکہ اوس کی مدد کرتے
تھے لیکن راج مذکور نے چند ذی رتبہ لوگون کو تانتیا کی طرفداری اور
مہمانداری کرنے کے جرم مین سزائین دین اور چند اور بھی زیادہ ذی
مرتبت اور بلند پایہ اشخاص زیر تحقیقات ہین جن پر بڑی شد و مد کے ساتھ
مقدمہ چلایا جا رہا ہے لہذا ان باتون کے اثر نے تانتیا کی حالت نسبت
پیشتر کے غیر محفوظ کر دی ہے۔ ہماری پولس بھی کچھہ غافل نہین رہی ہے

اوایل سال مین اضلاع ننمار د کہنڈوا کے بہیلون کی ایک بڑی جماعت کو جس نے کہ ضلع ننمار مین دو ڈاکے ڈالے تہے ضلع مذکور کی پولس نے گرفتار کر لئے اور بعد تحقیقات بعضون کو حبس دوام بعبور دریاے شور اور بقیہ کو مدت دراز کی میعاد کی سزائین دی گئین خوب مشہور ہے کہ یہہ لوگ تانتیا سے سازش رکہتے تہے مجہکو ذرا بھی شبہہ نہین ہے کہ ان لوگون نے بھی اوس کے ساتہہ حملون مین شرکتین کی ہین مجہکو اس کا بھی یقین ہے کہ تانتیا ان لوگون کے ذریعہ سے اکثر پولس والون کو دہوکے دیا کرتا تھا یعنی ان لوگون کو کسی طرف محض اس غرض سے بہیج دیتا کہ پولس والے بہک جائین اور ان لوگون کو تانتیا کی جماعت سمجہکر اوس مقام سے جہان اوس کو ڈاکہ ڈالنا منظور ہوتا یا بعد ڈاکہ کے جس راستہ سے وہ واپس ہونے کا قصد کرتا ہٹ جائین — لہذا ان لوگون کی گرفتاری ایک بہت بڑی بات ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ مشکلات تانتیا کے اہم مسئلہ مین جو دشواریان مدت دراز سے چلی آتی تہین اونکی پیچیدگی مین کمی ہو چلی ہے اور وہ کچہہ سلجہتا نظر آتا ہے اور اوس کے حل ہونے کی امید پائی جاتی ہے"

آٹھوان باب

تانتیا کی محبت سے ناپاک نتائج

اسی باب مین ہم تانتیا کی ناپاک محبت کا کچھہ افسانہ لکھنا چاہتے ہین
ناجائز آشنائی کیوجہ سے جس قدر مکروہ اور قابل نفرت جرائم سرزد
ہوسکتے ہین تانتیا اون مین سے بدترین جرائم کا مرتکب ہوا ہم لکھہ چکے
ہین کہ موضع پوکھر کے سیبا پاتل کی بیٹی جسودا سے تانتیا نے
ناجائز آشنائی پیدا کرلی تھی اور موہن چودھری نے کچھہ آدمیون کو
ملاکر جسودا کو تانتیا کے ساتھہ گرفتار کرنا چاہا اور آخر دونون ایک روز
ساتھہ پکڑے گئے اور سیبا پاتل کی برادری نے جسودا اور سیبا
دونون کو ذات سے اوٹھا دیا اور جب سیبا پاتل نے ایک بڑی رقم
برادری والون کو جرمانہ دی تو پھر ذات مین داخل ہوا ناظرین اس
حال سے بھی واقف ہوچکے ہین کہ اس ناجائز تعلق کے غصہ مین
سیبا پاتل نے چاہا کہ کسی طرح تانتیا کی کچھہ نہ کچھہ سزا ہو اور کوشش کرکے
بدمعاشی مین چالان کرادیا اور تانتیا کو دو مہینہ قید کی سزا ہوئی۔
جیل خانہ سے رہا ہوتے ہی تانتیا پوکھر پہونچا اور جن جن نے
اوسکے پھنسانے مین کوشش کی تھی یا مدد کی تھی اون سب سے
بدلا لیکر موضع سیوا کو چلا گیا پولیس نے وہان بھی اوسکا پیچھا نہ چھوڑا
تو مجبوراً اوس کو جنگلون مین پناہ لینی پڑی۔ کسی ترکیب سے تانتیا

موہن کے قبضہ مین آگیا اور گرفتار کر لیا گیا اس کے صلہ مین افسران
پولس نے موہن کو پانچ سو روپیہ کا انعام دیا اور تانتیا کو چالان کر کے
کھنڈوا بھیجا کھنڈوا مین مقدمہ کی تحقیقات ہونے والی تھی اور
تانتیا پولس کے حوالات مین مقید تھا - اسی زمانہ مین حوالات سے
ایسا مفرور ہوا کہ اتنی مدت دراز تک پولس کی بڑی بڑی کوششین
اور ترکیبین بے سود اور فضول ثابت ہوئین اتنے برس تک برابر
ڈاکہ پر ڈاکہ ڈالتا رہا اور یون ہی بسر اوقات کرتا رہا - اس بات کو
تانتیا کبھی نہ بھولا کہ اوس کی بربادی کی اصل بنیاد موہن چودہری
کی ڈالی ہوئی ہے یہ کینہ دل سے کبھی نہ گیا اور ہمیشہ موہن کا دشمن
رہا - اس مرتبہ تانتیا پہر ۲۴ - اکتوبر ۱۸۸۸ء کو تلوار اور بندوق سے
مسلح ہوکر معہ پانچ لٹھہ بند آدمیون کی غول کے پوکھر کی طرف لوٹا -
موہن کو مرے چند مہینے گذرے تھے اوس کے بعد اوس کی
بیوہ مان مسماۃ غزیہ اور خود اوسکی بیوہ بی بی مسماۃ سراسی اور
اوس کے دو کمسن بچے رہگئے تھے تانتیا کے گرفتار کرادینے
کے انعام پانے کی خوشی مین مسماۃ غزیہ شیخی کے مارے پھولی نہ
سماتی تھی اور ہمیشہ جسودا سے لڑا کرتی تھی - ہم اس کا اقرار نہین
کرسکتے کہ ان لڑائی جھگڑون مین جسودا کا کچھ قصور نہ تھا کیونکہ آخر
وہ ایک معمولی ہی درجہ کی عورت تھی وہ بھی مسماۃ غزیہ کو لڑائی مین ہمیشہ
سخت اور ناملائم الفاظ سے جواب دیتی تھی لیکن انسان مین جیسے

کام سے کے بعد دلی جرات کم زدہ جا یا کرتی ہے لہذا جسودا خود اپنے
افعال قبیحہ سے منفعل ہوکر اوس بڑھیا کی عداوت سے دبجایا کرتی
مسماۃ غزیہ کی بہو نے جسودا سے کچھ روپیہ قرض لیا تھا ایک روز
جسودا اپنا روپیہ مانگنے غزیہ کے گھر گئی بدمزاج بڑھیا چلانے لگی
کہ وہ روپیہ جو تو نے قرض دیا تھا حرام کی کمائی کا تھا کیونکہ تو نے
اپنے موذی۔ غارت گر ڈاکو آشنا سے پایا تھا جو لوٹ مار سے اپنی
زندگی بسر کرتا ہے۔ یہانتک بات بڑھی کہ اچھی خاصی لڑائی تک
نوبت پہونچ گئی اور بیچاری جسودا کو غزیہ اور اوس کے گھر والون
نے ڈنڈون سے مارکر اپنے گھر سے باہر نکال دیا۔ جسودا کے
مشہور عاشق کو اس کی اطلاع ہوئی اور اوس نے نہایت ظالمانہ
بدلہ غزیہ اور اوس کے خاندان سے لینے کا ارادہ کیا۔ تانتیا
گاؤن مین تاریخ متذکرہ بالا کو داخل ہوا اور سیدھا موہن چودہری
کے جھونپڑے مین جاکر گھس پڑا۔ شام کا وقت تھا سات بج چکے تھے۔
غزیہ اور اوس کی بہو شام کا کھانا پکا رہی تھی کہ ڈاکوؤن نے نڈری
سے گھر مین پہونچکر موہن چودھری کو دریافت کیا اس پر غزیہ موہن
کی مان نے جواب دیا کہ اوس کے مرے ہوے کئی مہینے گذر گئے
تب تانتیا نے اوس کی مان سے وہ پانسو روپیہ مانگے جو موہن کو
تانتیا کی گرفتاری مین انعام ملے تھے اور اوس سو روپیہ کا بھی
خواہشمند ہوا جو سیبا پاتل پر برادری والون نے جرمانہ کیا تھا یہ سنکر

ضعیف عورت بولی کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہے اور منت کی کہ وہ
اوس کو زیادہ نہ ستاوے۔ تانتیا نے اس کے جواب مین کچھ نہ کہا
بلکہ بندوق کے کندے سے نغریہ اور اوسکی بہو کو مارا اس کے بعد
تانتیا اور اُسکے ساتھیون نے گھر کی تلاشی لی اور صرف چودہ روپیہ
پایا۔ تانتیا نے سب کو حکم دیا کہ گھر سے باہر نکل آئین اور قفل بند
کر کے آگ لگا دی۔ تب تانتیا نے ضعیف عورت سے کہا کہ مجھ کو
اپنے اوس کھیت پر لے چل جہان پوستہ بویا ہوا ہے یہ باتین
ہو ہی رہی تہین کہ ایک بھیل دولیا نامی نغریہ کے مکان پر آنکلا تانتیا نے
اوس سے اوس کا نام اور پتہ پوچھا دولیا نے الیسی سختی سے جواب
دیا کہ تانتیا کے ساتھیون مین سے ایک آدمی تانتیا کی تلوار لیکر
دولیا کی طرف دوڑا لیکن دولیا بھاگا اور بمشکل اپنی جان بچا سکا۔
اپنے قیدی عورتون اور بچون کو لیکر تانتیا معہ اپنے گروہ کے پوستہ
کے کھیت پر پہونچا قریب کے کھیت مین ایک شخص اصغر علی نامی
کھیت کی رکھوالی کر رہا تھا۔ چاندنی رات مین اوس نے لوگون کو
دور سے دیکھکر للکارا کہ کون ہے تانتیا نے جواب دیا کہ کوئی نہین
سب خیریت ہے مین آتا ہون۔ پھر عورتون کو چار آدمیون کی حراست
مین بٹھا کر ایک آدمی کو لیکر اصغر کے پاس پہونچا اور اوس غریب کو
حکم دیا کہ میرے ساتھ چل۔ چار و نا چار اوس کو بھی آنا پڑا اور اوتین
قیدیون کے پاس وہ بھی بٹھا لا گیا پھر تانتیا اور اوس کے ساتھیون نے

اون عورتون اور بچون کے جسم پر جو تہوڑے بہت زیورات تھے
اون کو اوتارنا شروع کیا سب زیور تو آسانی سے باوقت سے اوتر آئے
لیکن سہر اسی کے ایک پانون کا کڑا ایسا تنگ تہا کہ نہ اوتر سکا اس بے رحم
نے حکم دیا کہ وہ پاؤن بہی کاٹ لو۔ خدا جانے کیا اتفاق ہوا کہ اس ظالمانہ
حکم کی تعمیل نہ ہو سکی اور سہر اسی کا پاؤن سلامت بچ گیا پہر لڑکون مین
سے ایک کا انگوٹھا لیکر بوڑھیا کو مضبوط کسکر باندھا اور گسیٹتا ہوا بہت
دور تک لیگیا۔ پانچون آدمی اوس کو نیچے دبائے رہے اور تانتیا نے
اوس غریب بوڑھیا کی ناک کاٹ لی پہر اصغر علی کو حکم دیا کہ اب اسکو
سیبا پاتل کے پاس لے جاؤ اور کہدینا کہ تانتیا نے اس کی ناک کاٹکر
اپنے دل کا بخار نکالا ہے اوس کے بعد تانتیا جو بہاگا ہے تو پہر
پو کھر مین کبہی قدم نہین رکھا کل تخمینہ یہان کی لوٹ کا پندرہ سو آٹھ روپیہ
کیا گیا ہے۔ گذشتہ باب مین ہم بھوپل کے ڈاکہ کا کل حال لکہ چکے ہین
اوس ڈاکہ سے فارغ ہوکر تانتیا نے موضع برورہی کی ایک عورت
سے اسی قسم کا ظالمانہ انتقام لیا اور وجہ یہی تہی کہ اس عورت سے
جسودا کو کسی وجہ سے ناخوش کر دیا تہا۔ اس غریب کے گہر مین ایک
رات کو تانتیا داخل ہوا اور بلا پس و پیش ناک کاٹکر چلتا ہوا۔ اور یہ کہتا
گیا کہ میری پیاری کے ستانے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔

کچہ شک نہین کہ بڑے بڑے سخت اور بے رحمی کے ظلم تانتیا
نے جسودا کی محبت کی وجہ سے کئے۔ تاہم ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ یا جو

ایک سب بے رحم ڈاکو ہونے کے تانتیا مین بعض اعلی درجہ کی انسانی نیکیان تہین۔ ہم یہہ بھی نہین کہہ سکتے کہ تانتیا کی فیاضی محض اس حکمت عملی پر مبنی تھی کہ اکثر لوگ اوس کے طرفدار ہو جائین۔ حقیقت یہہ ہے کہ انسانی طبیعت مین جو صفات ہمدردی ہوتی ہین اون سے تانتیا کا دل بالکل ہی معرا نہ تھا۔ جو لوگ تانتیا ماموں تانتیا ماموں کہکر اوس سے مدد کے خواستگار ہوتے تہے اونکی طرفداری کرنے پر آمادہ ہو جایا کرتا تھا۔ امرا کو لوٹ کر بے حساب دولت جمع کرتا تھا اور اپنے حاجتمند اور غریب ہموطنون پر تقسیم کر دیا کرتا تھا عام طور سے بچون کے ساتہہ اوس کو ایسی ہی محبت تہی جیسے باپ کو بیٹے سے ہوتی ہے۔ دوستون کے مرنے پر وہ ایسا ہی غمگین ہوتا جیسا مہذب طبقہ کے لوگون سے امید ہو سکتی ہے ایک عاشق جانباز مین جو باتین ہونی چاہئین وہ اون سب سے متصف* تھا لیکن صفت عشق جذبات انسانی مین ایک انوکہی صفت ہے اور مثل دوسری قوتون کے دلی رجحان کے ساتہہ مختلف طور طور سے اپنا اثر ظاہر کرتی ہے اوس عشق سے زیادہ خطرناک اور شر انگیز کوئی چیز نہین ہو سکتی جو ایک وحشی ناتربیت یافتہ جاہل معاش کے دل مین گناہ کی بنیاد لیکر پیدا ہو۔

---

* بابو صاحب علاوہ بے مثل جوانمرد اور بہادر ہونے کے معاملات عشق اور محبت بھی اچھے پرکہنے والے ہین۔ مترجم۔

نوان باب

تانتیا کی اخیر گرفتاری اور سزایابی

ناظرین نے دیکھا کہ کسطرح تانتیا ڈاکوؤن کا ایک بہادر سردار انگریزی عملداری مین بنا رہا آٹھ برس تک تیمار پولیس کی کوششون اور تفتیشون سے کچھہ نہوا۔ افسران راج ہلکر ایک برس تک جانفشانی کرتے رہے اور اوسکی چھاؤن بھی نپا سکے۔ تانتیا ایک دوڑ مین ساٹھہ میل چلا جاتا تھا لیکن گرفتاری سے دو برس پہلے وہ ضعیف ہو چلا تھا اور ایک روز مین بیس میل سے زیادہ نہ چل سکتا تھا۔ تانتیا کا خود بیان ہے کہ "پولیس سے چھپتے چھپتے اور جنگلون مین بھاگتے بھاگتے میری زندگی مجھپر خود اجیرن ہو گئی تھی"۔ اوسکے گروہ کے لوگ روز بروز کم ہوتے جاتے تھے اور وہ خود بھی جنگل کی سختیان اور تکالیف جسمانی برداشت کرتے کرتے ناتوان ہوتا جاتا تھا۔ اب تانتیا کے تمام خیالات کا مرکز یہ رہ گیا تھا کہ کسیطرح گورنمنٹ سے معافی ملجاے اس امر کی اوسکو بڑی تمنا تھی اور اوس نے لوگون سے وعدہ بھی کیا تھا کہ جو شخص بیچ مین پڑکر اور حکام سے سفارش کرکے گورنمنٹ سے معافی کی فکر کرے اوسکو مین ایک معتدبہ رقم اوسکی کوشش کے معاوضہ مین دونگا۔ تانتیا کی بدقسمتی کہ ایک روز ایک منحوس ساعت مین اوسنے خیال کیا کہ چلو گنپت سے اس امر مین گفتگو کرین اگر وہ مجھہ

الیشری پرشاد سے پاس جا کر میرے معاملہ مین بات چیت کرے تو کیا عجب ہے کہ کچھ معافی کی صورت نکل آئے۔

ہم چند سطرین اخبار پانیر سے نقل کرتے ہین۔ ہمارے ناظرین دیکھینگے کہ وہی تانتیا جسنے چودہ برس تک پولیس کا ناک مین دم کر رکھا تھا اور اپنی ہوا بھی ند تیا تھا کسقدر آسانی سے قبضہ مین آگیا۔

اخبار پانیر مین تانتیا کا بیان لکھا ہے کہ "تقریباً چھ مہینے گذرے مجھسے راج ہلکر مین پانیر کے ایک راجپوت گنپت نامی سے ملاقات ہوئی۔ وہ ہمیشہ میرے پاس رسد پہونچانے لگا۔ جب مین نے اوسکی ایسی دوستی دیکھی تو ایک روز اوسی سے کہا کہ میری معافی کی کوئی صورت نکالنی چاہیے اوسنے وعدہ کیا کہ مصری پرشاد سے گفتگو کرونگا۔ (یعنی میجر الیشری پرشاد سے جو اون دنون کھر گاؤن مین تھے) کئی روز کے بعد مین گنپت کے مکان پر گیا۔ اوسنے کہا کہ مین نے تمھارے معاملہ مین الیشری پرشاد سے گفتگو کی تھی وہ تمسے ملنا چاہتے ہین۔ الیشری پرشاد سے ملنے کا ایک دن مقرر ہوا اور اپنی گرفتاری سے ایک مہینہ پہلے مین نے ایک پہاڑ پر کھڑے ہوکر میجر الیشری پرشاد سے بات چیت کی۔ مین اونچی پہاڑی پر کھڑا تھا اور نیچے دامن کوہ مین الیشری پرشاد تین سو آدمیون کی جمعیت سے تھے وہین سے مجھسے بات چیت ہوئی۔ الیشری پرشاد نے کہا کہ مین گورنمنٹ سے تمھاری معافی کے متعلق خط و

کتابت کرونگا اور ایک مہینہ کے بعد تمہین اسکا جواب دونگا - ابہی ایک
مہینہ بہی پورا نہ گذرا تہا کہ گنپت نے مجہے اپنے گہر پر بلوا بہیجا -
مین چہہ آدمیون کو اپنے ساتہہ لیکر گنپت کے مکان پر بلا تکلف چلا گیا
اس ترکیب سے تانتیا ۱۱ اگست ۱۸۸۹ء کو گرفتار ہوا - اخبار
ٹائمز لکہتا ہے "تانتیا کی گرفتاری صرف میجر ایشری پرشاد کی
کوششون کا نتیجہ تہی - اور در حقیقت اس معاملہ مین کل تعریف کے
مستحق صرف میجر موصوف ہی ہو سکتے ہین - ریاست ہلکر مین موضع کہرگاؤن
مین ایک راجپوت گنپت نامی بانیر کے پاس ایک چہوٹی سی جہونپڑی
مین رہا کرتا تہا - یہہ بات مشہور تہی کہ گنپت اور تانتیا مین بڑی
دوستی ہے - میجر ایشری پرشاد نے اس گنپت کو ملا لیا اور اوسکی
سازش سے مطلب حاصل ہو گیا - گنپت نے تانتیا کو بانیر آنیکی
ترغیب دی اور یہان اٹہارہ بیس مسلح سوار چہپے کہڑے تہے -
گنپت سنگہ نے میجر ایشری پرشاد سے جو اقرار کر لیا تہا اوسپر
وفاداری سے قائم رہا - اوسنے تانتیا کو ایک جگہہ ڈاکہ ڈالنے کی
صلاح دی اوسی ڈاکہ کا مشورہ کرنے تانتیا رات کو گنپت کے
یہان آیا تہا کہ اوسپر چاروں طرف سے سوار اور سپاہی یکایک آکر
ٹوٹ پڑے اور اوسکو قید کر لیا گرفتاری کے بعد تانتیا کا یہہ بیان
رہا کہ مجہکو بالکل دغا دی گئی - بہ مجہسے کہا گیا تہا کہ میجر ایشری پرشاد
نے معافی کا بندوبست کر لیا ہے اگر تم خود حاضر ہو جاؤ تو گورنمنٹ

تمہارے قصور معاف ہونگے اسی اقرار کی تصدیق کے لئے گنپت کے یہان مجھے بلایا تہا اسطرح سے مجھے معافی کے اقرار کا یقین دلاکر دہوکہ سے گرفتار کر لیا۔ جو لوگ اوس شریف اور کار آزمودہ سپاہی یعنی میجر ایلیٹسی پرشاد سے واقف ہین وہ سمجہہ سکتے ہین کہ تانتیا کا یہہ بیان کہان تک قابل وقعت ہو سکتا ہے ''

صاحب ڈپٹی کمشنر جبلپور کی عدالت مین تانتیا کا مقدمہ پیش ہوا۔ ہم اخبارون سے اوسکے مقدمہ کے حالات نقل کرتے ہین۔

''آج ۲۶۔ ستمبر کو مسٹر اسمے صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے تانتیا کا مقدمہ پیش ہوا۔ ڈاکہ کا چارج لگایا گیا ہے۔ مسٹر گیر اسسٹنٹ سپرڈنٹ پولیس کے ساتہہ سپاہیون کی ایک بڑی مضبوط جماعت کی حراست مین تانتیا عدالت تک لایا گیا۔ ڈپٹی کمشنر کی عدالت کا کمرہ بہت وسیع نہ تہا لہذا سشن جج بہادر کی عدالت کے کمرہ مین ڈپٹی کمشنر بہادر نے اجلاس کیا۔ جیسی امید تھی ویسا ہی ہوا یعنی تمام کمرہ مین اسقدر ہجوم تھا کہ تل رکھنے کی جگہہ نہ تھی اور عدالت کے احاطہ مین اسقدر بھیڑ تھی کہ ذرا بھی جگہہ باقی نہ رہ گئی تہی گورنمنٹ نے مسٹر ہملٹن ڈسٹرکٹ سپرڈنٹ پولیس کو مقدمہ کی پیروی کیلئے سرکار کیطرف سے متعین کیا ہے۔ اور مسٹر اسسٹلٹن بیرسٹر سرکار کیطرف سے مسٹر ہملٹن کے ساتہہ پیروی کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہین سب سے بڑا کام مسٹر اسکیچٹن سپرڈنٹ پولیس کھنڈوا پر پڑا ہے جنھون نے نہایت کوشش سے شہادت بہم پہونچائی ہے اور عدالت مین پیش

ہونے کے لیئے درست کی ہے۔ چونکہ **تانتیا** کے ڈاکون کی اور
اوسکی ظالمانہ حرکتون کو ایک عرصہ گذر چکا ہے لہذا کچھہ شبہہ نہین کہ شہادت
مہیا کرنا اور اوسکو ترتیب دینا آسان کام نہ تھا" "جب مستغیث کیطرف
سے کل شہادت گذر چکی تو **تانتیا** دفعہ ۳۹۵ و ۳۹۷ تعزیرات ہند کے
چارج مین دورہ سپرد کیا گیا۔ تماشائی اسقدر تھے کہ انتہا نہین۔ عدالت
سشن مین ہندوستانی بھیڑ تو بیحد تھی ہی ایک بڑا مجمع یورپینون کا
بھی موجود تھا بلکہ بعض لیڈیان بھی اس مشہور ڈاکو کے مقدمہ کا تماشا دیکھنے
عدالت مین جایا کرتی تھین" "گذشتہ شنبہ کو دورہ سپرد ہونے کا حکم دیا
گیا تھا اور جمعہ آیندہ کو عدالت سشن مین تاریخ پیشی مقرر تھی لیکن چونکہ
درگا پوجا کا آخر روز جمعہ کو پڑتا تھا اور اکثر اسیسر ہندو تھے اور بعض
وکلا بنگالی تھے لہذا صاحب جج نے اس مقدمہ کے لیئے ۷۔ ماہ حال
مقرر کی ہے۔ ۷۔ ماہ کو مقدمہ شروع ہوگا" "آج ۷۔ ماہ رواں کو **تانتیا** کا
مقدمہ پیش ہوا اور تحقیقات شروع ہوئی۔ چارج جو لگایا تھا اوس سے
زیادہ سنگین الزام ثابت ہوا یعنی ابتدا کہ قتل عمد کا چارج لگایا گیا"۔
تانتیا نے کسی گواہ سے سوالات جرح نہین کیئے ہر گواہ کے اظہار کے
بعد وہ بھی کہتا گیا کہ تمام بیانات سرتاپا غلط اور بے بنیاد ہین۔
۱۹۔ اکتوبر ۱۸۸۹ع کو ڈاکہ کا چارج ختم ہوا اور **تانتیا** کو حبس دوام بعبور
دریاے شور کی سزا دی گئی۔ اوسکے وکیل نے اپنی بحث مین اسبات
پر زور دیا کہ ممالک متوسط مین جتنے بڑے جرائم سرزد ہوے وہ سب

تانتیا غریب کے نامہ اعمال مین لکھہ لئے گئے ہین حالانکہ انمین سے اکثر ایسے ہین جنسے تانتیا کو کوئی واسطہ نہین ہے۔ یہانتک رپورٹین گذری ہین کہ تانتیا نے اکثر جرایم کا ارتکاب انگلستان مین کیا ہے"۔

۱۹۔ اکتوبر کو پھر تانتیا کا مقدمہ آخر مرتبہ پیش ہوا اسوقت اوسکا کوئی وکیل نہین تہا تہمت کے قتل کا چارج لگایا گیا اور قانون کی انتہائی سزا کا حکم دیا گیا تانتیا نے ایک التجا کی جو اوسکی اخیر التجا اور حقیقت مین یہی پہلی التجا تہی جسکے لئے اوس نے کسی سے خواہش کی ہو اوسنے کہا کہ مجکو پھانسی نہ دیجائے بلکہ گولی ماردیجائے تاکہ مین سپاہیون کیطرح جان دون لیکن حکام نے اوسکی یہ آرزو نہ پوری ہونے دی۔ جب اوسکو پابہ جولان کرکے پھانسی کے لئے لائے ہین اوسوقت اوسکا چہرہ خوشی سے شادان و فرحان ہو رہا تہا ایسے لوگونکا جو انجام ہوتا ہے وہی تانتیا کا بھی ہوا تانتیا کو اب معلوم ہوگیا کہ ڈاکہ ڈالنے کی خوشی کیسی جلد زوال پذیر ہین لیکن افسوس اسقدر دیر مین سمجھا کہ چارہ نرہ گیا تہا۔
متوفی باغی کی روح پر خدا برکت نازل کرے +

+ لایق مصنف کی سعادتمندی ملاحظہ ہو۔ مترجم

ضمیمہ

اس زبردست اور مہیب بھیل باغی کی گرفتاری کی بھی مختلف روایتین مشہور ہین بعض لوگون کا یہ بیان ہے کہ **خاندیش** کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بڑی چالاکی اور کوشش سے ایک فقیر کو سازش مین شریک کیا اوس نے اور دو خفیہ پولیس کے افسرون نے بھیس بدلکر ایک عجیب حیلہ سے تانتیا کی گرفتاری مین کامیابی حاصل کی۔ ایک روایت یہ ہے کہ ایک بھیل کانسٹبل مکر سے اوسکی جماعت مین داخل ہوگیا اور سب حالات دریافت کرنے کے بعد ایک موقع پر دغا دی جسکا نتیجہ تانتیا کی گرفتاری ہوئی۔ ایک تیسری حکایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ [illegible] جماعت کثیر نے اوسکا تعاقب کیا اور ایک دوسری [illegible] جماعت آگے کھڑی تھی ان دونون جماعتون نے گھیر کر گرفتار کر لیا لیکن مین خیال کرتا ہون کہ یہ تمام قصے لغو اور بے بنیاد ہین میری راے مین وہ حکایت صحیح اور تسلیم کیجا سکتی ہے جو مین نے باب ہشتم مین بیان کی ہے کیونکہ مسٹر مگڈوگال صاحب ڈپٹی کمشنر نماڑ نے یہ کل قصے اپنی خاص چٹھی کے ذریعہ سے اخبار **ٹائمز** کو لکھکر بھیجا تھا لہذا اس قصے کے صحیح ہونے مین احتمال نہین ہو سکتا۔ آخر کتاب مین ہم چند مشہور حکایتین لکھتے ہین جو اس

نامی ڈاکو کی نسبت عام طور سے بیان کی جاتی ہین۔ لیکن ہم
اونکے ٹھیک صداقت کے ذمہ دار نہین ہوسکتے کیونکہ یہ حکایتین
خاص اوسکے وطن مین اور اون اطراف مین جہان اوسکی زیادہ
آمد و رفت رہی ہے مشہور ہین وہان کے لوگون سے ممکن ہے
کہ مبالغہ کے ساتھہ بیان کرتے ہون۔ میرے ایک عنایت فرما
جبلپور بصیغہ ملازمت مقیم رہتے ہین۔ ایک مرتبہ تعطیل مین سیر تفریح
کی غرض سے وہ دس بارہ کوس باہر گئے ہوئے تھے وہان ایک
جوان بھیل کاشتکار سے اونسے ملاقات ہوگئی۔ میرے دوست
نے اوس سے خواہش کی کہ تانتیا کی غیر معمولی جرات کے
متعلق تمہین کوئی حکایت معلوم ہو تو بیان کرو اوسنے یہ قصہ بیان
کیا۔ تانتیا کی گرفتاری سے کوئی پانچ برس پہلے کا ذکر ہے کہ
یہان ایک صاحب بہادر انسپکٹر پولیس خاص طور پر متعین کرکے بھیجے
گئے تھے کہ تانتیا کی نقل و حرکت کی تحقیقات کرین اور صحیح اطلاعین
حاصل کرین۔ ایک روز صاحب بہادر بیٹھے ہوئے تھے کہ سامنے
سے ایک نہایت غریب کسان نے آکر سلام کیا۔ انسپکٹر صاحب
نے پوچھا کیون کیا کام ہے کسواسطے آیا ہے اوس نے عرض کیا
حضور تانتیا اس جگہہ سے بہت قریب ٹھہرا ہوا ہے۔ مین نے
اوسکو ابھی اس اونچی پہاڑی کے کنارے پر ٹہلتے ہوے دیکھا ہے
جو میرے کھیت کے سدوا ڈل ہے۔ سنتے ہی انسپکٹر تانگہ بڑے پر

سوار ہوا اور اوس آدمی کو ساتھ لے لیا - دونون ادم گہنٹہ چلے
تھے کہ ایک وسیع اور دشوار گذار جنگل دکھائی دیا - وہان پہونچکر انسپکٹر
مذکور گھوڑے سے اوترنے کے لئے مجبور ہوا اور قریب کے ایک
درخت مین اوس جانور کو باندہ دیا - راہ دکھلانے والے نے انسپکٹر
سے مخاطب ہوکر کہا مین آگے آگے ان جہاڑیون اور خاردار درختون
مین راستہ صاف کرتا چلتا ہون آپ پیچھے پیچھے قریب لگے ہوے
چلے آئے - انسپکٹر ساتھ تو ہولیا لیکن تھوڑی دور آگے چلکر اپنے
رہنما سے کہا کہ یہ بہت طول اور سخت راستہ ہے اور مجھے دنیا مین صرف
یہی ایک جگہہ معلوم ہوتی ہے جس مین **تانتیا** سا ڈاکو پناہ لے سکتا
ہے - مین خیال کرتا ہون کہ **تانتیا** ضرور اس جنگل مین کہین نہ کہین
ہوگا جو انسان کی پہونچ سے باہر ہے - دونون ساتھ ساتھ چلے
جاتے تھے کہ اتفاقاً یورپین صاحب نے راستہ مین ٹھوکر کھائی اور
ساتھی سے کہا کہ ٹھہرو ذرا تھوڑی دیر دم لے لین - یہ سنکر اوس
شخص نے کہا ابھی دم لینے کی ضرورت نہین کچھ دور اور میرے ساتھ
بلندی پر چلئے وہان آپکو ڈاکو ملجائے گا - ڈاکو کی گرفتاری کی امید
نے انسپکٹر صاحب کے حوصلہ کو بڑھایا - اثناے راہ مین ایک
ٹیلا پڑا وہان پہونچکر رہنما تو اوس ٹیلا کی چوٹی پر چڑہ گیا اور انسپکٹر
سے کہا کہ آپ بھی تشریف لائیے - دیکھا دیکھی انسپکٹر مذکور نے بھی
اوپر چڑہنے کی کوشش کی لیکن افسوس نہایت ذلت سے

ناکامیاب رہے - اپنی متواتر ناکامی کے بعد یورپین صاحب بولے
افسوس کہ مین نہین چڑہ سکتا یہ سنکر رہنما نے جواب دیا اچھا ٹھہرئیے
اگر آپ تانتیا کے پاس نہین پہونچ سکتے ہین تو تانتیا خود آپکے
پاس آتا ہے - کیا دیکھتے ہین کہ چند لحون مین تانتیا ایک گھوڑے
پر سوار ہوکر جسکو اوس نے کسی درخت سے باندہ دیا تہا انسپکٹر کے
سامنے آیا اور کہا کہ اب آپ سمجہ گئے ہونگے کہ آپکا رہنما کون تہا اور یون
مخاطب ہوا اے غریب شخص تمکو اس قسم کے جنگل طے کرنے کے
لئے پہلے اپنے قوای جسمانی کو مضبوط کرلینی چاہئے - اگر تم مجہ سے
اپنی جان بخشی کے لئے استدعا کروگے تو مین بخوشی بخش دونگا لیکن
ہان میری ایک بات ماننی پڑے گی وہ یہ ہے کہ اپنے مکان واپس
جانے کے پہلے تم کو اپنے ہتہیار رکہدینے ہونگے - میری گرفتاری
کا وہ شخص دعوی یا امید کرسکتا ہے جس کو اس قدر قدرت حاصل
ہو کہ اپنے ہاتہ سے دریا سے مچہلیان نکال لائے - خیر انسپکٹر صاحب
کی جان بچی اور گہر تو واپس آئے لیکن بجز ایک قمیص اور پتلون کے سب
کپڑے تانتیا کے نذر کر آئے - دوسرا قصہ یون مشہور ہے کہ ایک دن
تانتیا حجام کے بہیس مین تہا کہ ایک سب انسپکٹر کی حجامت بنانے
کے لئے بلایا گیا اوس نے چپکے سے سب انسپکٹر سے کہا کہ مین ابہی تانتیا
کے پاس سے آرہا ہون - سنتے ہی سب انسپکٹر صاحب خوش ہوے
اور کہا سچ کہو - تم حجامت چہوڑو اور میرے ساتہ چلو تانتیا

نے کہا بہت خوب اوسترے کو کسیت مین رکھہ لون - جیون ہی اوسکی
زبان سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ سب انسپکٹر کی ناک اوڑادی اور چلتا
ہوا - تہانہ مین غل پڑگیا پکڑو پکڑو مگر کیا ہوتا ہے - اس **تانتیا**
کے متعلق ایک دلچسپ قصہ اخبار **سنجیانی** مورخہ ۱۳ راشین
(کنوار) ۱۲۹۶ فصلی مین یون چھپا ہے کہ ایک دن **تانتیا** اور اوسکے
کچھہ ساتھی واپس اپنے فرودگاہ کو جارہے تھے کہ اون لوگون کو
بڑے دھوم دھام سے ایک بارات دکھائی دی وہ لوگ اوسی طرف
پھرے - قریب تھا کہ بارات والے **تانتیا** اور اوسکے ساتھیون
کو دیکھکر متفرق ہوکر بھاگ جائین لیکن **تانتیا** نے پہونچکر یقین
دلایا کہ تم لوگ گھبراؤ نہین میرے دل مین تم لوگون کی طرف سے
ذرا بھی بدی نہین ہے مین محض بارات دیکھنے کی غرض سے آیا ہون
اسکے بعد ہی پالکی کا پردہ ہٹا کر دولہن کو دیکھا اور کہا ایسی خوبصورت
لڑکی کو بلا آراستگی نہ جانا چاہیئے - بارات والون سے کہا کہ چند
لمحے ٹھہرو اور اپنے ساتھیون مین سے ایک کو حکم دیا کہ چند سونے
کے زیورات لاؤ حکم پاتے ہی اوسکے ساتھی زیورات لے آئے
تانتیا نے اپنے ہاتھون سے اوس لڑکی کو سنوارا اور زیور پہنانے
کے وقت مہربان مان کیطرح سے اوسکو سمجھاتا رہا تاکہ اوسکے دل سے
شبہہ اور خوف بالکل مٹ جاے یہ سب کرکے اپنی راہ لی **تانتیا**
کے اور بھی بہتیرے قصے مشہور ہین اور چونکہ عوام مین اون کا بہت

چیز چاہیے لہذا مناسب ہے کہ اوسکے حالات مین اون تقوونکا بھی
ذکر کیا جاے بیان کیا جاتا ہے کہ **تانتیا** نے خشکی اور تری دونون
جگھون مین اس تیزی سے ڈاکے ڈالے اور اسباب لوٹا جب کہ
ریل گاڑی نہایت تیزی مین تھی اور دریا مین انجن اپنی پوری رفتار
پر تھا - یہ کام اوس نے اوس زمانہ مین کیا تھا جب اوسکی لوٹ مار کا
زمانہ ترقی پر تھا لیکن پولیس کے لگاتار تعاقب سے اوسکو اپنی لوٹ
مار کا میدان محدود کر دینا پڑا - ہندوستان متوسط کے بعض حصون مین
چند قصے زبان زد ہین جسکے ذریعہ سے وہان کے لوگ **تانتیا**
کے نیچر اور چال چلن کی بابت اپنی راے قایم کرتے ہین - وہ نہایت
زندہ دل اور خوش مزاج تھا - بچون کو جنگل مین شکار کھیلنا سکھلاتا
تھا امیرون کو لوٹ کر جو دولت جمع کرتا تھا اوسکو کھیلون کی دعوت
اور غربا کی پرورش مین صرف کرتا شراب سے اوسکو بہت ذوق تھا
لیکن وہ نہایت خبرداری سے نوش تھا اور جیسا موقع و محل ہوتا تھا اوسقدر
پیتا تھا - پس اوس نے اپنے دشمنون سے انتقام لینے کا جو دلیرانہ
منصوبہ باندہ رکھا تھا اوس مین اوسکی میخواری کبھی حارج نہین ہوئی - یہ بھی بیان کیا
جاتا ہے کہ وہ ناچنے گانے مین بڑا شاطر تھا غرضکہ اوسکے مرنے کا افسوس چھوٹے
بڑے سب کو ہوا - مہذب اور ترقی یافتہ قومین اوسکی سزاے موت کو جایز اور
درست ثابت کرنے کے لئے کیسے ہی دلائل پیش کرین لیکن فیاض طبع
اور رقیق القلب ہندو تو یہی خیال کرتے ہین کہ مجموعہ تعزیرات پر بھینٹ چڑھا

دیا گیا۔ لاہور کا انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ **تانتیا** کے متعلق
جو کچھ لکھتا ہے اوس سے ناظرین کو فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ اخبار والوں
کی رائے **تانتیا** کے سزا کی بابت کیا تھی۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ دیسی
اخبارات نے یک زبان ہو کر **تانتیا** کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا
دہلی اخبار۔ راجپوتانہ گزٹ و دیگر اخبارات متفق الراے ہین کہ **تانتیا**
کو نہ پھانسی ہونی چاہئے نہ سزاے قید۔ وہ اس باغی کے حالات
پر فخر و ناز سے نگاہ کرتے ہین اور باوجود اسکے کہ اوسکے جرایم کے مقر
ہین لیکن گورنمنٹ سے اس امر کی خواہش کرتے ہین کہ جس بہادری و
دلیری سے وہ اتنی مدت دراز تک گرفتاری سے بچتا رہا اوسپر نظر کرکے
اوسکی جان بخشی کیجاے اور آزادی دیجاے۔ اس معاملہ پر اخبارات مذکور
یون استدلال کرتے ہین کہ جب **تانتیا** موت کے پنجے مین گرفتار ہی
ہو گیا ہے تو اوسکی زندگی تمام کر دینے یا اوسکو جیل مین مقید رکھنے سے
حاصل ہی کیا بلکہ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ اوس سے کوئی کام لیا جاے
تاکہ وہ اپنے تجربہ سے گورنمنٹ کو فائدہ پہونچاے اور اوسکی ذات سے
فائدہ پہونچنے کی ایک صورت یہ ہے کہ اوسکے قصور کے معافی کے
بعد وہ برہما بھیجدیا جاے تاکہ وہان پہونچکر ڈاکوون کی مخبری
کرے اور اونکو گرفتار کرے۔ یہ بھی تجویز کی گئی ہے کہ **تانتیا** کی
ماتحتی مین چند بھیل اوسیکے طبقہ کے ہون جن کا سردار **تانتیا** مقرر
کرکے برہما بھیجدیا جاے۔ وہان پہونچکر وہ برہا ڈاکوون سے

سے لڑکر اونکا کام تمام کریگا یا خود ہی اپنا خاتمہ کر لیگا۔ ان دونوں حالتوں مین گورنمنٹ اس تدبیر سے مستفید ہوگی۔ اگر تانتیا کو بہائی ڈکیتی فرو کرتے مین کامیابی ہوئی تو کچھ شک نہین کہ گورنمنٹ ایک مدت سے جس حصول مدعا کی خواہشمند تھی وہ عمدگی سے پوری ہو جائے گی اور اگر یہ بات حاصل نہوئی تو تانتیا اور اوسکے ساتھیوں کا خاتمہ ہو جائیگا اور اسوجہ سے تمام برائیاں جو اوسکی ذات سے ہوا کرتی تہیں معدوم ہو جاوینگی اور پھر اس واقعہ کا ذکر کبھی کوئی نہ کریگا“۔

انگریزی اخبار ٹائمس نے نہایت لیاقت کے ساتھ ایک دلچسپ مضمون تانتیا کے متعلق شائع کیا تہا جسکا ایک حصہ خاتمہ پر ہم اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے لکہنا مناسب سمجھتے ہین۔ جسوقت تک کہ تانتیا نے اپنی کوششوں کا احاطہ دیسی ریاستوں مین محدود رکہا اوسوقت تک ہر شخص اوسکو دولت کا برابر کرنے والا اور امیر و غریب کے امتیاز کا مٹانے والا سمجھتا رہا۔ تانتیا یہ کام صرف اپنی طاقت کے بہروسہ پر کرتا تہا اور اس منصب کے فرائض پورا کرنے کے لئے جسقدر جسمانی قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تہی اون مین وہ کامل تہا۔ کوئی خاص وجہ نہ تہی کہ وہ اپنے اس کام پر کیوں قائم رہنے مین کامیاب نہوتا رہتا لیکن بہت سی دقتین پیش آجاتی ہین اور اکثر ایک ڈاکو کو اس فرض سے علیحدگی کرنی پڑتی ہے۔ ہندوستان مین انگریزی سلطنت رابن ہوڈ اور راب رائے کے

ملہ ۔ دونو انگلستان کے مشہور ڈاکو گذرے ہیں۔ مترجم

ناموں کے زندہ کرنے والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور
تانتیا کو اکثر ممالک متوسط مین آکر انگریزی عملداری مین لوٹ مار کر
کرنا پڑی اور پہر **اندور** کی ریاست مین بہی اُمرا ایسے کیون ہونے
لگے کہ وہ اپنی دولتین اسطرح سے غربار کی امداد کے لئے ضائع کر دینا
پسند کرین کسی حالت مین کسی کرورپتی یا ودہرپتی کو اپنے ناک کی علحدگی خوش آیند
نہین ہوتی علاوہ برین اس بہادر تحصیل کی مثال وبا کی طرح پہیلتی جاتی
تہی اور اکثر ڈاکو **تانتیا** کی مثال دیکہکر پیدا ہوگئے تہے۔ اگرچہ اس
مین اوسکا کچہ قصور نہین تہا بلکہ وہ خود شکایت کرتا ہے کہ ان ڈاکوؤن نے
گویا اوسکی ملکیت پر حملہ کیا ہے یعنی ممکن تہا کہ اون اطراف کے راجپوت
باشندے اس قسم کے ٹکس کو اگر ایک ہی تحصیل کنندہ ہوتا تو برداشت
کر لیتے لیکن جب اتنے ڈاکو تحصیلداری شروع کر دینگے تو ملکی محنت پر
ایک سخت ٹکس ہو جائے گا اور بیشک لوگون کو ناگوار ہوگا سب سے
بڑی وجہ اوسکی گرفتاری کی جیسا کہ وہ خود کہتا ہے یہ ہوئی کہ دو برس
سے وہ اپنے مین اگلی سی طاقت و قوت نہین دیکہتا۔ وہ کہتا ہے
کہ اب مین وہ اگلا **تانتیا** ہی نہین باقی رہا بیس میل ایک روز مین
چلنا اوس شخص کے لئے جسکے تعاقب اور شکار کے لئے پولس کی دو
فوجین مستعد رہتی ہون کچہ زیادہ نہین ہے۔ اور بیس میل چلنے کے
بعد بہی تو اوسکو ہوشیاری اور تیزی سے رہنا چاہئے۔ ڈکیتی کا پیشہ
بہی کرکٹ کیطرح سے ایسا ہے کہ جس مین اعصاب اور اعضار کی پہرتی

مضبوطی اور چستی چالاکی کی بے انتہا ضرورت ہے اب **تانتیا** کی
عمر پچاس برس کی ہوگئی ہے اور ایسے سخت پیشہ کے لئے بیشک
اوسکی طاقت مین زوال آگیا ہے جیسا کہ ڈاکٹر **جانسن** لکھتے
ہین ۵۰ برس کی عمر کا ایک شخص کیسا ہی قوی الجثہ مان لیا جاے
پھر بھی ایسے سخت پیشے یعنی ٹھگیتی کے آغاز کرنے کے لئے کچھ بہت
موزون نہین ہے کیونکہ شروع مین وہ ایک مرتبہ کچھ نہ کچھ دنون کے
لئے تو جیلخانہ مین رہنا ہی پڑیگا تو گویا حقیقت مین پوری چستی اور چالاکی
کے ساتھ لوٹ مار کے زمانہ کے لئے بارہ برس ملتے ہین جنکے بعد یا تو
سولی ہے یا جیلخانہ مین تمام عمر کے لئے قالین بننا اور مختلف مشقتون
کا سامنا ہے۔ مہذب قومون مین اوسطون مین بھی خاصکر تعلیم یافتہ
اور مہذب اشخاص کے لئے اکثر وجوہ سے پچاس برس کی عمر پورے ترقی
کے عروج کا زمانہ ہے۔ بعض اتفاقی نقصانات زیادہ حارج نہین ہوتے
اطبار۔ وکلار۔ تجار اور مدبران ملک کے لئے تو یہی عمر ہے کہ اونکو
یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ لوگ اونپر پورا بھروسہ اور اعتبار کرین اور اسی
کا نتیجہ اونکے لئے آسایش اور مسرت ہوتی ہے اس عمر مین وہ مقطع
شخص عینکین لگا کر ٹہلا ہوا دوپہر دن پر ایک روز مین بیس میل گذرنا
ایک کار عظیم سمجھتا ہے۔ سیاح بڑے بڑے شکاری اور فوجداری
کے مقدمات کے نقشے مرتب کرنے والے واقف ہین کہ وسط عمر مین
جنگل کے وحشی اور چیتے اور قمپ زن اور بدمعاش کیسے قابل تعریف

ہوجاتے ہین ۔ جنگل کا بادشاہ یعنی شیر بھی جیسے جیسے بوڑھا ہوتا
جاتا ہے قابل حقارت مردم خوار ہوتا جاتا ہے ۔ ایسی عمر مین شہرون
کے بڑے بڑے خود سر باشندے اپنی بدمعاشیان چھوڑ کر یا تو خط نویس
ہوجاتے ہین یا خیرات پر بسر کرتے ہین ۔ ہندوستانی ڈاکوون کے سردار کو جب
اوسکی آنکھون نے اور ٹانگون نے جواب دینا شروع کیا تو اوسکے
پاس ایسی کوئی ترکیب نہین رہجاتی ۔ جب پچاس برس کی عمر اپنے
ساتھہ کمزوری اور گٹھیا کی نشانیان لاتی ہے تو جنگل اوسکے لئے
عمدہ اور خوش آیند بود و باش کی جگہہ نہین باقی رہتا ۔ خود اپنی ہوگی
یہی جنگلون مین شاداب درختون کے نیچے ڈیرہ کرتے کرتے اوکتا
گیا تھا ورنہ شاید اسطرح سے اوسکا خاتمہ ہوتا تانتیا کا بھی وہی تو
تقدیر تھا جو اس طبقہ کے لوگون کا ہوا کرتا ہے یعنی اوسکو معلوم ہوگیا
کہ ڈکیتی کی خوشیان نہایت جلد زوال پذیر ہین اور غالبًا جیسے آرام
[illegible] آن کا [illegible] سے کلبس مین بند ہے یہ آرام اوسکو تیرہ چودہ
برس سے جب وہ [illegible] سے بھاگا تھا نصیب نہین ہوا تھا۔